جنت کی تلاش میں
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز
AL-NOOR INTERNATIONAL

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنت کی تلاش میں

استاذہ نگہت ہاشمی

جنت کی تلاش میں

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب	:	جنت کی تلاش میں
مُصنّفہ	:	نگہت ہاشمی
طبع اوّل	:	اگست 2007ء
تعداد	:	2100
ناشر	:	النور انٹرنیشنل
لاہور	:	98/CII گلبرگ III فون: 042-7060578-7060579
فیصل آباد	:	103 سعید کالونی نمبر 1 ' کینال روڈ' فون: 1851 872 - 041
بہاولپور	:	7A ' عزیز بھٹی روڈ' ماڈل ٹاؤن اے' فون: 2875199 - 062 2885199' فیکس : 2888245 - 062
ملتان	:	888/G/1 ' بالمقابل پروفیسرز اکیڈمی' بوسن روڈ' گلگشت فون: 6220551 6223646 - 061
ای میل	:	alnoorint@hotmail.com
ویب سائٹ	:	www.alnoorpk.com

النور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز 48-B گرین مارکیٹ بہاولپور

فون نمبر 2888245 - 062

قیمت	:	روپے

ابتدائیہ

پھسلتے، مچلتے، اُچھلتے، شور مچاتے، پتھروں سے ٹکراتے اور آہستگی سے گزر جاتے پانیوں کو دیکھ کر، اُن کی نرماہٹوں کو محسوس کر کے، گنگناہٹوں اور شوریدہ سریوں کو سن کر زندگی کا خیال آتا ہے کہ پانی سے ربّ نے ہر زندہ چیز کو پیدا کیا ہے۔

وَ جَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ (الانبیاء:30)

''اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا، کیا پھر وہ نہیں مانتے''؟

اور زندگی میں یہ ساری کیفیات در آئی ہیں:

پلٹنا، جھپٹنا، جھپٹ کر پلٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اِک بہانہ

لہو کی گرمی ہی تو حیات ہے۔ آغازِ حیات میں ایک بوند سب سے پہلے لہو میں ہی تو بدلتی ہے۔ جیسے ربّ العزت نے فرمایا:

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ (العلق:2)

''انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا''۔

اردگرد پھیلی ہریالی، پھلوں، پھولوں، درختوں کو دیکھیں تو رنگ، ذائقے اور خوشبوئیں

مٹی سے اُٹھ کر زندگی کا اظہار بن جاتی ہیں۔ زندگی کا مٹی سے کیسا تعلق ہے؟ ربّ العزت نے فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (المؤمنون:12)

''ہم نے انسان کو مٹی کے سَت کے ساتھ پیدا کیا''۔

مٹی رنگ بنتی ہے تو زندگی ظاہر ہوتی ہے۔

مٹی خوشبوؤں میں ڈھل جائے تو زندگی محسوس ہوتی ہے۔

مٹی ذائقوں میں بدل جائے تو زندگی کا اظہار ہوتا ہے۔

مٹی آوازوں میں ڈھل جائے تو پرندے چہچہاتے ہیں۔

یہ رنگ، یہ خوشبوئیں، یہ ذائقے، یہ نغمگی ہی تو زندگی ہے۔

زندگی، بے مثال زندگی، لازوال زندگی کی خواہش نے انسان سے پہلی غلطی کروائی تھی اور انسان باکمال زندگی سے اس زندگی کی طرف، اس دنیا کی طرف بھیج دیا گیا۔ اسی لیے تو ہر خطا، ہر غلطی guilt میں مبتلا کر دیتی ہے اور جی چاہتا ہے وہاں چلے جائیں جہاں کبھی خطا نہ ہو، غلطی کا احتمال نہ ہو۔ کوالٹی کی زندگی تو یہی ہے کہ انسان کو حسرت نہ ہو، پچھتاوا نہ ہو۔ انسان تلاش میں ہے ایک ایسے جہان کی، ایک ایسے مقام کی، ایک ایسی پناہ کی جہاں کوئی غلطی نہ ہو۔ اسی تلاش میں غلطیوں پر غلطیاں ہوتی چلی جاتی ہیں اور بے قراری بڑھتی چلی جاتی ہے۔

انسان کی شدید خواہشات میں ہے ایک ایسی زندگی جس کو کبھی فنا کا دھڑکا نہ ہو۔ ہر دم آنے والی موت کے دھڑکے میں جینے والے انسان کی اس خواہش کو تو دیکھو، اسی جھانسے میں کل خطا کر بیٹھا تھا۔ فانی ہو کر باقی رہنے کے، ہمیشہ قائم رہنے کے خواب دیکھنے والے کو ربّ چونکا دیتا ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

(الرحمٰن:27,26)

''ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے ربّ کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے''۔

انسان کی شدید خواہشات میں سے ہے کہ اس کی قوتوں میں کمی نہ آئے، اس کا شعور ایسے کمال تک پہنچے جہاں اُسے کبھی زوال نہ آئے اور ربّ اُسے حقیقت کا ایسا چہرہ دکھاتا ہے جو اُسے کرچی کرچی کر کے رکھ دیتا ہے:

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ (یٰسین:68)

''جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی تو ساخت کو اُلٹ کر رکھ دیتے ہیں، کیا انہیں سمجھ نہیں آتی''؟

انسان کی شدید خواہشات میں سے ملکیت کی خواہش ہے۔ وہ اشیاء کو، رشتوں کو اپنا بنانا چاہتا ہے، وہ اپنا گھر بنانا چاہتا ہے، وہ اپنا بزنس کرنا چاہتا ہے، وہ اپنی ضرورت کی ہر چیز کو اپنی ملکیت، اپنے اختیار میں رکھنا چاہتا ہے۔ بات اُس کے لباس کی ہو، خوراک کی، رہائش کی، اُس کی گاڑی کی بات ہو یا گھر کی اندرونی و بیرونی سجاوٹ کی ''ہر چیز میری ہو''، ''ہر چیز بہترین ہو''، ''ہر چیز پر میرا اختیار ہو''، ''میں جو چاہوں پا لوں''، یہ اُس کے خواب ہیں اور ربّ اُسے احساس دلاتا ہے مَتَاعٌ قَلِيْلٌ 'تھوڑا سا سامان' ہے۔ فرمایا:

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الحجر:3)

''چھوڑو انہیں، کھائیں پئیں مزے کریں اور بھلاوے میں ڈالے رکھے ان کو جھوٹی اُمید، عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا''۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید:20)

''خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل، دل لگی، ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہوگئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی، پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے اور اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا اور کچھ نہیں''۔

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (الحدید:21)

''دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے ربّ کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے''۔

انسان کی شدید خواہشات اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ انسان اس دنیا کی کسی چیز پر ہمیشہ کے لیے مطمئن اور خوش نہیں ہوسکتا، اصلاً وہ جنت سے کم کسی چیز پر compromise

نہیں کرسکتا۔ اُسے ہمیشہ کی زندگی چاہیے جس میں نہ عمر بڑھے، نہ بیماری آئے، نہ دُکھ، نہ تکلیف، نہ بے سکونی۔ اس زندگی کو انسان دنیا میں تلاش کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں رکھ دیا ہے۔

انسان ایسی زندگی کی تلاش میں اپنا مال، صلاحیتیں، وقت، جوانی، قوتیں، سب کچھ لگا دینا چاہتا ہے لیکن دنیا میں ملنے والی زندگی کو ختم ہونا ہے۔

جس کو لازوال زندگی چاہیے۔

جو بڑھاپے سے بچنا چاہتا ہو۔

جو بیماروں سے نجات چاہتا ہو۔

جو دُکھوں سے فرار چاہتا ہو۔

جو غموں سے نجات چاہتا ہو۔

اُسے جان لینا چاہیے کہ جنت وہ مقام ہے جہاں

ہمیشہ صحت مند رہیں گے، کبھی بیماری نہیں آئے گی۔

ہمیشہ جوان رہیں گے، کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا۔

ہمیشہ خوش رہیں گے، کبھی غم نہیں آئے گا۔

جس کو جینا ہے وہ جنت میں جئے۔

جنت کے حصول کے لیے کوششیں کر کے جئے۔

انسان کو آرام دہ گھر چاہیے جہاں ناراضگیاں نہ ہوں، جہاں خوشیوں کا بسیرا ہو، جہاں بے سکونی نہ ہو، اطمینان ہی اطمینان ہو، جہاں ضرورت کی ہر چیز میسر ہو، جہاں حسن ہو، دل فریبیاں ہوں، جہاں جو جی چاہے ملے، جہاں Privacy ہو، جہاں کوئی بُری بات سننے کو نہ ملے۔

انسان تلاش میں ہے۔وہ ایسے گھر کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔وہ اس دنیا کو جنت بنالینا چاہتا ہے۔اُس کے خواب ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں۔اُسے حسن ملتا ہے تو سکون نہیں ملتا،خوشیاں ملتی ہیں تو ضروریات کی محدودیت اطمینان ختم کردیتی ہے،خوشیاں چاہتا ہے اور ناراضیاں ملتی ہیں،privacy چاہتا ہے تو ہر دم disturbance ملتی ہے،وہ بُرا سننا نہیں چاہتا اور کڑوی،تلخ باتیں،لغو باتیں سننے کو ملتی ہیں۔

وہ کہاں چلا جائے؟

کیوں نہ جنت چلا جائے؟

انسان کو جان لینا چاہیے کہ وہ جنت کی جُستجو میں،جنت کی تلاش میں ہے۔اُسے جان لینا چاہیے جنت دارُالسّلام ہے جس کی طرف ربّ دعوت دیتا ہے:

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس:25)

''اللہ تعالیٰ دارُالسلام کی دعوت دے رہا ہے''۔

انسان سکون کی،قرار کی تلاش میں ہے اور دُنیا جائے قرار نہیں۔ربّ اس کی رہنمائی کرتا ہے:

وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ (المؤمن:39)

''قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے''۔

حق یہ ہے کہ انسان کی بے قراریوں کو جنت کے سوا کہیں قرار نہیں مل سکتا۔انسان ایسی جگہ کی تلاش میں ہے جہاں بُرا،لغو سننے کو نہ ملے اور اس جہان میں ایسا کوئی مقام نہیں۔

ربّ نے یہ بتایا ہے:

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً (الغاشیہ:11)

''وہاں وہ کوئی بُری بات نہ سُنیں گے''۔

حق یہ ہے کہ سماعتوں کا سکون جنت کے سوا کہیں ممکن نہیں۔

انسان خوف میں مبتلا ہے کہ کہیں کوئی اس کی عزت کی دھجیاں نہ بکھیر دے۔ انسان عزت کی تلاش میں ہے اور دنیا ایسا مقام نہیں جہاں انسان کی عزت کو خطرہ لاحق نہ ہو۔

انسان کو دنیا میں فکر کھا جاتی ہے۔ کبھی ضروریات کی فکر، کبھی اولاد کی فکر، کبھی مستقبل کی فکر، کبھی دُشمنوں کی فکر۔ انسان دنیا میں گوشۂ عافیت، امن کے جزیرے کی تلاش میں رہتا ہے اور ٹھوکریں کھاتا ہے، نہ عافیت ملتی ہے نہ امن۔ وہ کہاں جائے؟ کیوں نہ جنت چلا جائے؟ ربّ نے فرمایا:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (الدخان: 52،51)

''یقیناً متقی لوگ امن کی جگہ ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے''۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان جس امن کی تلاش میں ہے اسے جنت کے سوا کہیں مل نہیں سکتا۔ انسان کو نعمتوں کے چھن جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ وہ زمین پر ایسے گوشے کی تلاش میں رہتا ہے جہاں اُس سے نہ کوئی اس کا مال چھین سکے، نہ اولاد، نہ زندگی لیکن یہ تلاش بے سُود جاتی ہے اور انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، اُس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل جاتا ہے۔ پھر وہ کیا کرے؟ کہاں چلا جائے؟ کیوں نہ جنت چلا جائے؟ اس لیے کہ وہ سدا بہار ہے، وہاں کی بہاریں کبھی ختم نہ ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا (الکھف: 31)

''اہلِ ایمان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور

اطلس و دیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے، بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام"۔

انسان حُسن چاہتا ہے، دل فریبیاں چاہتا ہے، محبت چاہتا ہے، care چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے جو میرے جی میں آئے مجھے مل جائے، جو چاہوں کر پاؤں۔ انسان جب سے زمین پر آیا، وہ اپنے لیے ایسی جنت کی تلاش میں ہے، وہ جُستجو کے اس سفر میں آبلہ پا ہے، وہ ہار جانے کو ہے، وہ ٹوٹ جانے کو ہے، اس کے خواب کرچیاں کرچیاں ہو کر بکھر جانے کو ہیں۔ ہارے ہوئے، بکھرے ہوئے انسان کو ربّ نوید دیتا ہے:

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (الواقعہ: 27-40)

"اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں کی (خوش نصیبی) کا کیا کہنا! وہ بے خار بیریوں، تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلوں، دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں پانی، کبھی ختم نہ ہونے والے بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔ اُن کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن۔ یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لئے ہے۔ وہ اگلوں میں سے بھی بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے بھی بہت"۔

اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔ ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا تم اب ہمیشہ یہاں رہو گے، تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لیے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔

جنت میں رنگ ہیں۔

جنت میں ذائقے ہیں۔

جنت میں خوشبوئیں ہیں۔

جنت میں گنگناہٹیں ہیں۔

جنت میں نغمگیت ہے۔

جنت میں حُسن ہے۔

جنت میں دل فریبیاں ہیں۔

جنت میں care ہے۔

جنت میں عزت ہے۔

جنت ہی میں آرام ہے۔

جنت میں privacy ہے۔

جنت میں غم نہیں۔

جنت میں بیماری نہیں۔

جنت میں تکلیف نہیں۔

جنت میں دُکھ نہیں۔

جنت میں بے سکونی نہیں۔

جنت میں دھوکہ دہی نہیں۔

جنت میں مشقت نہیں۔

جنت میں ناراضی نہیں۔

جنت میں بچھڑ جانے کا خوف نہیں۔

جنت میں چھن جانے کا غم نہیں۔

جنت میں موت نہیں۔

جنت کا گھر خوبصورت ہے۔

جنت کے لباس خوب صورت ہیں۔

جنت کی زندگی کو کبھی زوال نہیں آئے گا۔

جنت میں بے خبری نہ ہوگی۔

جنت میں شعور میں نقص نہیں آئے گا۔

جنت میں ہر چیز اپنی ملکیت میں ہوگی۔

جنت کی ملکیت کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔

جنت کا اقتدار کبھی ختم نہ ہوگا۔

جنت میں قرار ہے۔

جنت میں امن ہے۔

جنت میں جو جی میں آئے گا ملے گا۔

جنت میں جو چاہیں گے کر پائیں گے۔

اور

جنت میں اپنے مولا کا،

پیدا کرنے والے کا،

اس کائنات کی اصل حقیقت کا،

ربّ کا دیدار ملے گا۔

انسان کو جنت کی تلاش ہے۔

اُسے زندگی جنت جانے کے لیے ملی ہے۔

اُسے اپنا سب کچھ لگا کر جنت جانا ہے۔

اگر اس مال، اس قوت، اس صلاحیت، ان سانسوں کو لگا کر، اپنا سب کچھ گھلا کر جنت جائے تو گھاٹے کا سودا نہیں۔

ہمیں جنت کی تلاش ہے۔

ہمیں جنت جانا ہے۔

ہمیں جنت کی تیاری کرنا ہے۔

آؤ! دُعا کرلیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَسْتَجِیْرُبِکَ مِنَ النَّارِ (ثلاث مرّات)

(الترمذی:4/700، ابن ماجہ:1453، الترمذی:2/319)

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

نگہت ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (73) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ج فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ (74) (الزمر)

ترجمہ: ''جو اپنے رب سے ڈرتے رہے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو اس کے داروغے انہیں کہیں گے: تم پر سلامتی ہو، خوش ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے: اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا کہ اس جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ عمل کرنے والوں کے لیے یہ کیسا اچھا اجر ہے''!

اللہ تعالیٰ کا کلام جب ہم پڑھتے ہیں، محمد ﷺ کے دیئے گئے قرآن کو جب ہم پڑھتے ہیں اس میں ایک ایسی دل فریبی ہوتی ہے کہ زمین کا تذکرہ ملتا ہے جہاں سکون ہی سکون ہے، امن ہی امن ہے، جہاں راحت ہے، جہاں دل فریبیاں ہیں، جہاں گنگناتے چشمے ہیں، جہاں منہ زور آبشاریں ہیں، جہاں شہد کی نہریں ہیں، جہاں دودھ کی نہریں ہیں، جہاں شراب کی نہریں ہیں، جہاں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کوئی ملاوٹ، کوئی گندگی شامل نہیں، جہاں آپس کی محفلیں ہیں، دل میں نہ بغض ہے نہ رنج، نہ کدورت، نہ عداوت، جہاں کوئی کسی سے خفا نہیں ہوتا، جہاں کسی قسم کا غم نہیں، جہاں کوئی بیماری نہیں، جہاں کوئی تکلیف نہیں، جہاں ہر اعتبار سے انسان کے لیے راحتِ دل کا، تسکینِ دل کا اہتمام ہے۔

ذرا تصور تو کیجئے ایسی جگہ کا! کس کا جی نہیں چاہتا کہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کا سکون مل جائے؟ کس کا یہ جی نہیں چاہتا کہ اسے ایسی جگہ مل جائے جو اس سے کبھی نہ چھنے؟ اللہ کی کتاب، نبی ﷺ کی سنت، آپ ﷺ کی گفتگو، آپ ﷺ کی باتیں، آپ ﷺ کی احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ جنت میں کبھی وبا نہیں پھوٹتی، جنت میں کوئی ہسپتال نہیں، جنت میں کوئی ورکشاپ نہیں ہے جہاں جنت کی گاڑیاں ٹھیک ہونے کے لیے جاتی ہوں۔ جنت میں کسی نوعیت کی بیماری نہیں، کوئی تکلیف، کوئی دُکھ نہیں۔

جنت کے لوگ فریب دینے والے، دھوکہ دینے والے، جھوٹے دغاباز نہیں۔ جہاں کبھی کوئی کسی کو دھوکہ نہ دینے پائے۔ کیسی خوبصورت ہے وہ سرزمین جہاں انسان ہمیشہ دوسروں

سے راضی رہے، جہاں کوئی کسی کی عزت کی دھجیاں نہ بکھیرے، جہاں ہمیشہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے عزت اور محبت محسوس ہو، جہاں ہر فرد care کرنے والا ہو، ہر ایک کی طرف سے love ملے اور ہر ایک کی طرف سے اِکرام اور عزت ملے اور پھر آپ یہ دیکھئے کہ دنیا میں ہم کتنی نسلوں، کتنی زبانوں، کتنے قبیلوں اور کتنے علاقائی حصوں میں تقسیم ہیں! جنت میں کوئی تقسیم نہیں، صرف ایک تقسیم ہے، جتنا زیادہ کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے وہ ایک category کے لوگ ہیں۔ کچھ آگے، کچھ بہت آگے کچھ بہت پیچھے لیکن کوئی اور تقسیم نہیں۔

دنیا میں یہ تقسیم انسانوں کو کیا دیتی ہیں؟ بھائی بھائی کے گلے کاٹتا ہے۔ لسانی بنیاد یعنی زبان کی بنیاد پر فسادات ہوتے ہیں، علاقے کی بنیاد پر فسادات ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی قوت والا کسی کمزور پر قابو پالیتا ہے تو کیسے گھر جلتے ہیں! کیسے بستیاں جلتی ہیں! کیسے عزتیں تارتار ہوتی ہیں! کیسے خواتین گھروں سے باہر نکلتے ہوئے خوف محسوس کرتی ہیں!

وہ جگہ ایسی ہے جہاں کوئی کسی کا گلا نہ کاٹے، جہاں کوئی کسی کا گلا نہ گھونٹے، جہاں کوئی عورت چولھا پھٹنے سے نہ جلے، جہاں کسی نوعیت کے جھگڑے نہیں۔ خود اگر دنیا میں دیکھیے کتنی سرزمینیں ایسی ہیں جہاں پر عورت مظلوم ہے، کہیں بچوں پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں اور پھر بچوں کی organization s بنتی ہیں، کہیں human rights کی، کہیں عورتوں کے حقوق کی، کہیں بچوں کے حقوق کی organization s ہیں۔ جنت میں کوئی تنظیم نہیں ہوگی، بغیر کسی تنظیم کے، بغیر کسی demand کے، بغیر کسی مطالبے کے خود سے خود یہ سارا اہتمام موجود ہوگا۔ جنت میں کسی کو فکر نہیں ہوگی جیسے آج اپنے گھروں کی فکر ہوتی ہے۔ گھروں میں چند مہمان آئیں تو management کے کتنے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔

جنت کی زندگی کتنی خوشگوار زندگی ہے! کتنا خوبصورت ہے وہ مقام جہاں پر کوئی گندگی نہیں! جہاں انسانوں کو کسی قسم کی تکلیف لاحق نہیں ہوگی، جہاں لوگ کھاتے ہیں اور

calories count نہیں کرتے۔ جہاں پر جو جی چاہیں کھائیں، جتنا جی چاہیں کھائیں اور پھر ضروریات سے فارغ نہیں ہونا، جنت میں toilets نہیں ہوں گے۔ جنت میں ایسا کوئی sewerage system نہیں ہوگا۔ دنیا میں کتنی پریشانی ہوتی ہے! بڑے شہروں کے بڑے مسائل، پانی اور گندگی کو شہروں سے باہر نکالنے کے لیے کتنی effort کی جاتی ہے! جنت میں اس effort کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ دنیا میں گھروں کی صفائی ستھرائی اور اسی طرح آفسز کی صفائی، ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ کی صفائی ستھرائی کتنا بڑا مسئلہ بن جاتا ہے! ذرا سی آندھی چلی اور ہر چیز مٹی مٹی ہوگئی، dusting کا کتنا پرابلم ہے! جنت کبھی گندی نہ ہونے والی، بس اللہ تعالیٰ ایک بار حکم دے گا کہ بن جاؤ تو بن جائے گی، مہک جاؤ تو مہک جائے گی، خوبصورت ہو جاؤ اور ڈیکوریٹ ہو جاؤ اور اچھے انداز میں ڈیکوریٹ ہو جائے گی۔ بھلا کبھی گھر کو ایسا آرڈر تو کر کے دیکھیں کہ گھر ہماری پسند کا، ہماری مرضی کا اور ہماری چاہت کا بنتا ہے یا نہیں بنتا؟

جنت ایسا مقام ہے کہ کسی کو کوئی محنت نہیں کرنی ہوگی اور جنت کے باشندے جس عمر میں جنت میں داخل ہوں گے کبھی عمر بڑھے گی نہیں، کوئی بوڑھا جنت میں نہیں جائے گا، کوئی سفید بالوں والا جنت میں نظر نہیں آئے گا، کسی کے چہرے پہ جھریاں نہیں ہوں گی، کسی کو اپنے حسن کی فکر لاحق نہیں ہوگی، کسی کو یہ فکر لاحق نہیں ہوگی کہ گورے کیسے ہوں؟ جنت تو ایسا مقام ہے، جنت تو ایسی جگہ ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ کبھی کمی نہیں ہوگی۔ ہمیشہ حسن میں، صحت میں، ایمان میں اور ہر اعتبار سے سہولیات میں اضافہ ہی اضافہ ہوگا۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جنت میں کسی قسم کا معمولی سا کوئی دکھ بھی انسان کو نہیں پہنچے گا۔ باہر کی شدید گرمی سے جب اندر آتے ہیں تو ٹھنڈا ماحول ملتا ہے لیکن یہ ماحول ہر

ایک کو equally راس نہیں آتا، کسی کو زیادہ cooling میں چھینکیں آنے لگتی ہیں، کسی کو باہر نکلتے ہوئے زیادہ feelings ہوتی ہیں۔ centrally airconditioned جگہیں بھی ہوں، گھر ہوں، آفسز ہوں، ہوٹلز ہوں لیکن باہر نکلتے ہی فوراً پتہ لگتا ہے کہ سب کچھ کنٹرول نہیں کر سکتے اور جنت ایک controlled envoirnment ہے۔ ہر ایک کو جیسا ماحول چاہیے، جیسا اس کے دل میں آئے گا، جنت ویسی بن جائے گی۔ جو کھانے کو جی چاہے سامنے آ جائے، جیسے برتنوں میں جی چاہے ویسے برتن لگ جائیں۔

آپ یہ دیکھئے کہ گھروں کے اندر جو کراکری رکھی جاتی ہے، کتنے کم دنوں کے اندر ہی وہ out dated ہو جاتی ہے۔ جنت کی کراکری تو ہمیشہ inn رہے اور اتنی حسین، اتنی خوبصورت کرسٹل جیسی، گولڈ جیسی اور شاید اس سے بھی زیادہ خوبصورت جتنا ہم تصور کر سکیں۔

جنت میں ایک انسان کو نہ ٹھنڈ لگے گی، نہ گرمی لگے گی، نہ ہی اسے دُکھ ہوگا، نہ ہی کسی قسم کی تکلیف ہوگی۔ سکون ہی سکون، دل فریبیاں اور پھر حسن، خوبصورتیاں اور ہر طرف جاذبیت ہی جاذبیت۔ جدھر نظر اٹھاؤ سکون میں اور اضافہ ہو، جدھر نظر اٹھاؤ اور زیادہ طمانیت میں اضافہ ہو۔

یوں تو جنت کی ایک ایک چیز کا تذکرہ کریں مثلاً جنت میں لباس کا تذکرہ کریں، پردوں کا ذکر کریں، جنت کی جگہ کا ذکر کریں کہ اس کے گھر کیسے ہوں گے؟ آؤٹ ڈور میں کیا کچھ ہوگا؟ وہاں کی چھت کیسی ہوگی؟ وہاں کی لائٹس کیسی ہوں گی؟ وہاں پر مختلف طرح کی ڈیکوریشن کس طرح کی ہوگی؟ اور وہاں کے غلمان، وہاں کے ویٹرز [waiters] کس طرح کے ہوں گے؟ دنیا میں بھی بہت اچھے ویٹرز [waiters] رکھے جاتے ہیں لیکن ایسے ویٹرز کہاں جیسے ربّ العزت فرماتے ہیں کہ جیسے چھپے ہوئے موتی، جیسے ان کو چھپا کر رکھا گیا ہو، ایسے جیسے موتی بکھر جائیں۔

ہماری یونیورسٹیز میں کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے، کچھ پروفیسرز جب بیٹھتے ہیں تو آپس میں بات کرتے ہیں کہ جنت اور جہنم تو فرضی باتیں ہیں، ایسے ہی جیسے بچے کو چاکلیٹ دے کر بہلا دیں یا کسی خوفناک فرضی چیز سے ڈرا دیں، یہ دھوکہ ہے، فریب ہے۔ان سب باتوں کا جواب تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حق ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ حَقٌّ (صحیح مسلم:1808)

”جنت حق ہے“۔

جنت سچی کہانی ہے، سچی بات ہے، آنے والا مستقبل ہے۔اسی طرح آپ ﷺ نے جہنم کے بارے میں فرمایا:

اَلنَّارُ حَقٌّ (صحیح مسلم:1808)

”آگ حق ہے“۔

یہ سب کچھ سوچنا ہمیں اس لیے عجیب اور مشکل لگتا ہے کہ آنکھوں سے دیکھا نہیں، کانوں نے سنا نہیں لیکن یہ سب کچھ موجود ہے اور اس وقت سے موجود ہے جب سے ربّ نے چاہا۔انسان جب بنا تھا تو ابتدا میں اُسے جنت میں ہی رکھا گیا تھا۔ہمارے وجود میں آنے سے پہلے ربّ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر رکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی خوبصورت چیزیں پیدا کیں اور انسان کے لیے کیسی خوبصورت جگہ بنائی، کیسا مستقبل بنایا اور کیسے حسین سلسلے کو جاری کر دیا! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ فرضی خیالی باتیں ہیں، اگر ہم ذہن میں رکھ بھی لیں تو کیا ہوگا؟ اس دنیا کی زندگی میں جب ہم جیتے ہیں تو کون سی چیز ہمیں زندہ رکھتی ہے؟ اچھے مستقبل کے خواب۔

کیا ہمیں دنیا میں اچھا گھر نہیں چاہیے؟

کیا دنیا میں ہمیں خوبصورت گھر کی تمنا نہیں ہوتی؟

اچھی گاڑی، اچھا گھر، اچھا لباس، اچھی جیولری، اچھی اولاد، اچھے رشتے دار اور آیڈیل لائف۔اس سے آگے آپ تصور کرتے جائیں اور آپ یہ دیکھئے کہ اگر دنیا کی زندگی میں اچھی لائف گزارنے کا تصور ہم ختم کردیں تو پھر ساری activity کس لیے؟ پھر مرد کمانے کے لیے کیوں جائیں؟ پھر وہ گھریلو activity کو سامنے رکھنے کے لیے کیوں effort کریں؟ یہ سب کچھ اسی لیے تو ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اچھی زندگی جینا چاہتا ہے لیکن دنیا کے گھر، دنیا کی زندگی کیسی ہے؟ کچھ عرصے کے لیے اگر ایک چیز میسر ہے تو بھی دھڑ کا لگا ہوا ہے، خوف ہے کہ کہیں چھن نہ جائے، خراب نہ ہوجائے اور ختم نہ ہوجائے، پرانی نہ ہوجائے۔ اپنی طرف سے جتنی بھی کوششیں کریں لیکن ان خدشات سے نجات نہیں پاسکتے اور جنت کیسی جگہ ہے! جہاں کوئی خدشہ نہیں ہوگا، نہ کچھ چھنے گا، نہ کچھ خراب ہوگا، نہ ہی کسی بھی اعتبار سے اس کے پرانا ہونے کا کوئی خدشہ ہوگا۔ وہاں تو مزاج کے مطابق نت نئی تبدیلی، نت نئے سلسلے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہوگا اور ہر چیز بدل جائے گی، مناظر بدلیں گے، ایک سے ایک منظر خوبصورت۔

دنیا میں بھی جب کبھی ہم کسی حسین جگہ کا تصور کرتے ہیں تو بہت ہی خوبصورت گارڈن یا پارک کا تصور ذہن میں آتا ہے۔اسی طرح گھروں کے ساتھ یا اندر out door جگہ انتہائی خوبصورت ہو۔اس میں اچھی، خوبصورت اور بہترین گھاس لگوانے کی کوشش ہوتی ہے اور اس کی flower decoration کا اہتمام ہوتا ہے، پھر اسی طرح اس کو سجانے بنانے کے لیے جیسے ہمارے ہاں rockries بنتی ہیں۔اس کو سجانے بنانے کے لیے کبھی پانی کو اوپر سے بہانے کے لیے انتظامات کرتے ہیں، انسان کو جھرنوں کی طرح بہتا ہوا پانی اچھا لگتا ہے، کبھی آبشاروں کی طرح گرتا ہوا پانی۔انسان جتنی بھی خوبصورت جنت بنانا چاہے، جتنا بھی اس کے لیے effort کرنا چاہے، کہاں تک ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک آواز

آئے گی، ایک جھٹکا سب کچھ چھڑا دے گا۔ ساری آسائشیں، ساری دلچسپیاں، سب کچھ اسی جہان میں دوسروں کے لیے رہ جائے گا۔ یہ دھڑکا دنیا میں کیوں ہے؟ اس لیے کہ ربّ العزت فرماتے ہیں کہ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (الرحمٰن:26)

''ہر وہ چیز جو زمین پر ہے وہ فنا ہونے والی ہے''۔

لیکن جنت کبھی فنا ہونے والی نہیں، جنت کی نعمتیں کبھی چھننے والی نہیں۔ جنت ایک ایسی جگہ ہے جو قائم ہے، جو ہمیشہ آباد رہے گی، کبھی چھنے گی نہیں۔ ربّ العزت فرماتے ہیں:

هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ (البینۃ:8)

''وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

نہ ساتھی چھنے، نہ دوستی، نہ تعلق اور نہ ہی دوسری نعمتیں۔ ہر چیز انسان کے لیے وافر مقدار میں وہاں پر موجود ہوگی۔ جیسا چاہیں، جس انداز کا چاہیں وہ سب کچھ وہاں مہیا کیا جائے گا۔

جنت کی نعمت لازوال ہے۔ جنت جیسی جگہ کا جب انسان کے ذہن میں تصور آتا ہے تو اس کا اندر سے جی چاہتا ہے کہ کاش میں ایسی جگہ پہ پہنچ جاؤں! کتنی ضرورت ہے ہمیں اُس جنت کے بارے میں جاننے کی جس کا ہم اپنے ذہن میں تصور باندھ لیتے ہیں۔ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں ذہن میں اس کی ایک picture بنتی ہے، جو کچھ سنتے ہیں اس کے بارے میں ایک تصور قائم ہوتا ہے۔ جو کچھ اس جہان میں موجود ہے اس کا تصور قائم کرنا تو ہمارے لیے بہت آسان ہے لیکن جو جہان میں موجود نہیں یا اگر موجود ہے لیکن ہم نے اسے اپنے حواس سے نہیں دیکھا سنا نہیں، اس کا تصور باندھنا انتہائی مشکل ہے۔ مثلاً آج ہم یہاں بیٹھ کے جنت کا تصور کرنا چاہیں تو اللہ کی کتاب، اللہ کے رسول ﷺ کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کیسی ہے؟ لیکن جیسے ہی اس محفل سے باہر نکلیں گے، کچھ دیر تو وہ تصور ذہن میں رہے گا، پھر

اُڑ جائے گا۔ ہمارے ذہن کی فائلیں بڑی جلدی delete ہو جاتی ہیں، بہت جلدی سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں ایسی ہیں جن کو بار بار دہرانے، بار بار ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے انجام کو، جنت کو، جہنم کو، اپنے اعمال کی پیشی کو، اور اسی طرح دوسرے وہ سارے مقامات جن سے ہمیں گزرنا ہے ان کے بارے میں ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ انسان مستقبل پرست ہے۔ جس کا فائدہ اسے مستقبل میں ملنا ہوتا ہے اس کے بارے میں وہ سوچتا ہے، غور کرتا ہے اور جس کا فائدہ اسے نظر نہ آئے اس کے بارے میں وہ کوئی کوشش نہیں کرتا، بے نیاز ہو جاتا ہے۔

آپ یہ دیکھئے کہ تاریخِ انسانی میں کتنے ہی ایسے واقعات گزرے ہیں کہ اس جنت کا ذکر پڑھ پڑھ کر لوگوں نے دنیا میں جنت بنانے کی کوشش کی، مثلاً شداد نے کوشش کی تھی کہ جنت بنالے، آج نہ شداد ہے نہ اس کی جنت ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں آج کے دور میں امریکہ میں ایک کوشش ہوئی ہے کہ ایک ایسا ایریا جو زلزلوں سے، سیلابوں سے محفوظ ہے اس میں ایک ایسی جگہ خریدی گئی جس کو جنت بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ انسانوں کی جنت ہے۔ بیسویں صدی کے آخر میں یہ پلان کیا گیا، 1999 میں اس کا پلان سامنے آیا اور امریکہ کی مونٹانا ریاست میں جنت بنانے کے سلسلے کا آغاز کیا گیا۔ اس منصوبے کو Heaven for Million aires کا نام دیا گیا: ''اَرب پتیوں کے لیے جنت''۔ اس کے بنانے والے ادارے کو نام دیا گیا yellow Stone Club۔ اس منصوبے کے مالک کا نام ٹائم بلکزیتھ Time Blixseth جو لکڑی کا بہت بڑا بزنس مین تھا۔ اس نے کمپنی بنائی جس کا نام تھا Crown Pacific Company، اس سے بہت منافع ہوا تو اس نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ زمین خریدی۔ یہ زمین مونٹانا کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اسے اس علاقے میں ''شاہی تاج میں جڑا ہوا ہیرا'' کہا جاتا ہے اور اب اس ہیرے کو Yellow

Stone club کا نام دیا گیا ہے۔اس کلب کو کامیاب بنانے کے لیے مسٹر ٹائم نے امریکہ کے مختلف شعبوں سے ماہرین طلب کیے اور ان کو بہت high salaries دیں اور اس طرح اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے efforts کی گئیں۔

امریکہ کی جنت کی پہلی بات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں کہ اس کے لیے صرف وہ سوچ سکتا ہے جو ارب پتی ہو، جس کے پاس اتنا سرمایہ ہو، باقی لوگوں کو سوچنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں اس لیے کہ اگر وہ سوچیں گے تو اور زیادہ پریشان ہوں گے، دنیا میں وہ اس کا اہتمام نہیں کر پائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ، اُس رحیم وکریم ذات کی جنت کیسی ہے؟ ہر ایک سوچے، ہر ایک سے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس کے بارے میں سوچو، اس کے بارے میں جانو اور اس کے لیے کوشش کرو اور خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

(آلِ عمران:133)

''دوڑو اپنے ربّ کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے''۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الحدید:21)

''سبقت لے جانے کی کوشش کرو اپنے ربّ کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت جیسی ہے''۔

کتنا فرق ہے! ربّ کی بانٹ کیسی ہے! ہر ایک کے لیے اس کی عطا ہے لیکن انسانوں کی بانٹ کیسی ہے کہ آپ کے پاس مال ہونا چاہیے، حلال ہو یا حرام، کوئی cocern نہیں، بس مال ہے تو آپ اس کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ کی جنت کے بارے میں ایک بڑی اہم بات بتائی گئی کہ اس میں privacy بہت ہے، کوئی کسی کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ جس کسی کا جو جی چاہے وہاں جا کے کرے اور اگر اللہ تعالیٰ کی جنت اور بندوں کی جنت کو ہم compare کرنا چاہیں تو کتنا فرق ہے! privacy کے لیے یہاں پر ایسے گارڈز موجود ہیں جو خدانخواستہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو اسے پکڑ سکتے ہیں۔ پتہ کیا لگتا ہے؟ گڑبڑ کا اندیشہ ہے۔ کوئی سازش ہو سکتی ہے، جیسے آج کل سازشیں ہوتی ہیں، پلان تیار کیا جاتا ہے، بعد میں پتہ چلتا ہے کہ تباہی اور خرابی کا یہ سارا سلسلہ فلاں تنظیم پلان کر رہی ہے اور دنیا بھر کے سارے لوگ خوف کھانے لگتے ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ کیا جینا ممکن ہوگا یا نہیں؟ red alert کر دیا جاتا ہے کہ خبردار رہو۔ آپ چاہے کتنے ہی مطمئن ہوں، آپ چاہے کتنے ہی مالدار ہوں، آپ چاہے کتنے ہی ذہین ہوں، خوف آپ کے اعصاب پہ مسلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کی جنت ایسی ہے جہاں کی پرائیویسی کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جنت میں ایک جنتی کی بہت ساری بیویاں بھی ہوں گی، حوریں بھی ہوں گی، جنتی تو ہر ایک کو دیکھ سکے گا لیکن اس کو اس کی وہ بیویاں یا وہ حوریں نہیں دیکھ پائیں گی۔ کیوں؟ دیکھنے سے تو دل جلتا ہے، پھر تو اندر جلن پیدا ہوتی ہے اور ایک jalleousy factor پیدا ہوتا ہے اور جنت میں تو اللہ تعالیٰ دُکھ دینا نہیں چاہتا۔ پرائیویسی ایسی ہے کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ جنتی صاحب اس وقت کہاں مشغول ہیں؟ کہاں پائے جاتے ہیں؟ اور خطرہ کوئی نہیں۔ کوئی ڈسٹرب کرنے والا نہیں۔ جنت میں کوئی بم بلاسٹ نہیں ہو سکتا اور کسی نوعیت کا کوئی ایسا اقدام نہیں ہو سکتا جیسے دنیا میں اقدامات ہوتے ہیں۔ جنت کی پرائیویسی ایسی ہے کہ جس کا دنیا میں خواب تو دیکھا جا سکتا ہے لیکن عملاً ایسی privacy ہمیں مل نہیں سکتی۔

اسی طرح دنیا کی جو جنت امریکہ میں بنائی گئی وہاں پر ایک تو زمین خریدنے کی بات ہے، گھر خریدنے کی بات ہے لیکن جو بھی اس کے اندر داخل ہوگا مثلاً کسی کا کوئی guest جانا چاہتا ہے تو ایسے تھوڑا ہی جائے گا؟ جانا ہے تو پھر داخلے کے لیے بڑی بھاری قسم کی فیس ہے کیونکہ اندر خوبصورتی ہے، حسن ہے اور اگر کوئی کروڑوں ڈالر کا مالک نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ فرد اُس جنت کے دیکھنے سے بھی محروم رہے گا۔ اس جنت کی قیمت کیا ہے؟ ''ماؤنٹ چیلٹ'' نامی محل کی قیمت ایک کھرب روپے پاکستانی ہے جبکہ ایک چھوٹے سے گھر کی قیمت ساڑھے تین کروڑ روپے ہے اور بہت چھوٹا گھر جس کے دو بیڈ رومز اور دو باتھ ہیں، اس کی قیمت سات لاکھ ڈالر ہے اور اس سے مزید چھوٹے یعنی ایک بیڈ روم اور ایک واش روم والے امریکی جنت کے کوارٹر کی قیمت چھ لاکھ ڈالر تک ہے یعنی اس میں lowest level پہ آپ آتے ہیں تو پھر اتنے مُنے مُنے سے گھر جہاں پہ انسان کا ویسے ہی دم گھٹ جائے۔

اللہ تعالیٰ کی جنت میں جہاں کسی کا جو جی چاہے، جتنا جی چاہے کھالے، نہ کوئی روکے گا، نہ قیمت دینا پڑے گی اور کھانے پینے کے نتیجے میں انسان کے اندر جو اللہ تعالیٰ نے ہضم کرنے کا اور پھر فارغ ہونے کا سسٹم بنایا، ان سارے systems کو بھی active ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دنیا کی جنت میں دیکھیں، امریکہ کی جنت میں کسی کو اگر کھانا پینا ہے، وہاں پہ ٹھہرنا ہے تو بڑی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے یعنی مزید اور arrangements اسے کرنا ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی جنت میں کسی قسم کی کوئی payment نہیں۔ 1999ء سے اس منصوبے پر عمل ہونا شروع ہوا تھا۔ دنیا کی جنت کے بارے میں تو لوگوں نے سوچنا شروع کر دیا۔

خاص بات یہ ہے کہ دنیا کی جنت میں غلاظت ہے اور اللہ تعالیٰ کی جنت میں کوئی غلاظت نہیں، کسی قسم کی کوئی گندگی نہیں۔ جتنا بھی اچھا سسٹم ہو ایک خاص وقت تک چلتا ہے

اور پھر خراب۔ اگر گٹر بند ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں کہ کتنا ہی حسین ایریا ہو، کتنا ہی حسین گھر ہو، سب کچھ زہر سے زیادہ برا لگتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی جنت میں گٹر نہیں ہوں گے جو بند ہوں بلکہ گٹروں کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

اسی طرح اب دیکھئے جنت کی عورت کتنی حسین ہے؟

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ : وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الحور العین و صفتهن: 2796)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردے اور فضا کو خوشبو سے بھر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے''۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا (سنن الترمذی، ابواب الجنة، باب ماجاء فی صفة النساء اهل الجنة: 2533)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر عورت ستر [70] جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا''۔

ہمارے ذہن میں خیال آتا ہے کہ اتنے ڈریسز پہن کر تو ایک عورت کا کیا حال ہوگا؟ شادی کے دن خواتین جو لہنگا پہنتی ہیں اس کو ہی چار لوگ پیچھے سے پکڑ کر چل رہے ہوتے

ہیں، دوپٹہ اتنا heavy ہے کہ سر پیچھے جا لگتا ہے، دلہن بیچاری پھر سر آگے کرتی ہے اور وہ پھر پیچھے کو جاتا ہے، پھر اس کے لیے خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں کہ نیچے والے حصے کا بوجھ سر پہ نہ پڑے لیکن جنت کی خاتون کے ڈریسز کیسے ہوں گے؟ ستر لباسوں کے نیچے سے بھی جنتی عورت کا بدن چمکتا ہوا نظر آ رہا ہوگا۔ اس سے آپ اس عورت کے جسم کی خوبصورتی کا بھی اندازہ لگا سکتے ہیں اور ان حسین ڈریسز کا بھی۔ اب آپ یہ کہیں کہ وہاں تو جسم نظر آ رہا ہوگا، وہاں پر تو اجازت ہے یہاں کیوں نہیں؟ یہاں پابندی کریں گے تو وہاں پر وہ سب کچھ ملے گا جو ہمارے دلوں کے اندر ہے، جو ہماری چاہت ہے، جس کو ہم دنیا میں کبھی پورا نہیں کر سکتے۔

ہر مسلمان کے دل کے اندر ہے کہ جنت مل جائے لیکن جنت کا سودا اتنا سستا نہیں ہے۔ جنت اتنی آسانی کے ساتھ حاصل ہونے والی نہیں ہے۔ ہم پہلے جنت کی بات کریں گے، جنت کی مزید تفصیل قرآن وسنت سے دیکھیں گے اور اس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ اس کے لیے ہم کو کیا کرنا ہے؟

جنت کے حوالے سے ہمارے ذہن میں یہی تصور آتا ہے کہ وہ کوئی ایک ہی جگہ ہوگی لیکن وہ ایک جگہ نہیں۔ جنت کے مختلف درجات ہیں اور سب سے اعلیٰ جنت ''جنت الفردوس'' ہے۔ فردوس کا لفظ ساری زبانوں میں استعمال ہوتا رہا ہے مثلاً کہیں پیراڈائز، کہیں پیراڈشز، کہیں پردوشیو۔ اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ جب سے انسان زمین پر آیا، فردوس کا تصور اس کے ذہن میں کل بھی موجود تھا اور آج بھی اس کے ذہن کے اندر کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو جنت بنائی ''جنت الفردوس''، وہ کس نوعیت کی ہے؟ اس کی زمین مٹی کی نہیں سونے کی ہے، اس کا گھاس زعفران کا ہے۔ اس زمین کے حوالے سے ہمیں پتہ چلتا

ہے کہ وہاں مشک اور عنبر کا چھڑکاؤ ہوگا، ایسی خوشبو جو دل کے اندر تک اترتی چلی جائے اور روح تک اس سے سرشار ہو جائے۔

جنت کے راستے کیسے ہیں؟ دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب کہیں special مہمان آ رہے ہوں تو ان کے استقبال کے لیے راستے میں red colour کے مختلف قسم کے کارپٹ بچھائے جاتے ہیں تاکہ ان کو عزت واکرام مل سکے جبکہ جنت کے راستوں میں کیا چیز بچھائی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے extra ordinary اور مستقل arrangement ہوگا، راستوں کو موتیوں، یاقوت اور زمرد سے سجایا جائے گا۔ہم تو تصور ہی نہیں کر سکتے کہ اتنی مقدار میں یاقوت یا زمرد اکٹھے کر لیں۔ساری دنیا میں جتنا زمرد ہے اس سے ایک مہمان کا بھی راستہ تیار نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ نے جو جنت ہمارے لیے بنائی ہے، جس کا وعدہ ہم سے کیا ہے، نیک اعمال کے صلے میں جو ملنے والی ہے، اُس کے راستے کیسے ہیں؟ موتیوں کے، یاقوت کے اور وہ بھی طرح طرح کے مختلف رنگوں کے ہوں گے جیسے ریڈ، وائٹ، گرین۔اپنی اپنی choice کے مطابق جیسا کسی کا دل چاہے گا ویسے ہی راستے بن جائیں گے۔

جنت کے محل کی ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی ہوگی۔سفید موتی artificial نہیں بلکہ نیچرل اور قیمتی ہوں گے اور اسی طرح جنت کی محل کی اینٹوں کے بارے میں ہمیں ملتا ہے کہ سرخ یاقوت اور زمرد کی اینٹیں ہوں گی۔ ہمارے ہاں تو اینٹوں کو درمیان میں سیمنٹ لگا کر آپس میں جوڑا جاتا ہے لیکن جنت کی اینٹوں کو کس چیز سے جوڑا جائے گا؟ مشک سے، خوشبو سے جوڑا جائے گا اور اسی طرح جنت کی چھت کس چیز کی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کے عرش کی چھت، اوپر اللہ تعالیٰ اور نیچے اُس کے بندے۔

پھر جنت کے چشمے کس نوعیت کے ہوں گے؟ قرآنِ حکیم سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ

انسان کا چونکہ مزاج ایک جیسا نہیں رہتا، پھر اُسے بہتا پانی اچھا لگتا ہے تو ربّ العزت فرماتے ہیں:

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (سورۃ الرحمن:50)

''اس میں دو چشمے ہیں بہتے ہوئے''۔

کبھی انسان کو جھرنوں کی طرح بہتا ہوا، آبشاروں کی طرح گرتا ہوا، گنگناتا پانی اچھا لگتا ہے تو ربّ العزت فرماتے ہیں:

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (سورۃ الرحمن:66)

''اس میں ایسے چشمے ہیں جو فوارے کی طرح اوپر اٹھتے ہیں''۔

آپ نے دیکھا ہوگا شہروں میں خاص ایریاز میں city decoration کے لیے arrangement کیا جاتا ہے کہ ایسے central places پہ اس اچھلتے ہوئے پانی کو دکھایا جاتا ہے اور خاص طور پر گرمیوں میں یہ اچھلتا ہوا پانی بہت اچھا لگتا ہے۔

ربّ العزت فرماتے ہیں کہ جنت کی عورتیں خوبصورت بھی ہیں اور اَخلاق والی بھی ہیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ حسین چہرے والی عورت بری گفتگو کرے تو انسان کا جی چاہتا ہے کہ وہاں سے بھاگ جائیں، ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہ کریں۔ دنیا میں عام طور پر پسندیدگی کا معیار اَخلاق کی بجائے محض حسن کو بنایا جاتا ہے اور پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ معاشرے میں اس کی مثال دیکھیں مثلاً گھر میں ساس سے پوچھیں بہو کتنی خوبصورت لگتی ہے؟ شادی سے پہلے تو بہت خوبصورت تھی، اُس کے حسن کے قصیدے پڑھے جاتے تھے لیکن شادی کے بعد کیا ہوا؟ اگر تو بہت اچھا اَخلاق ہے تو پھر تو بہت ہی محبت ہوگی اور اگر اَخلاق اچھا نہیں ہے تو پھر اس کے حسن میں کتنے کیڑے فوری طور پر نکل آئیں گے اور پھر وہی بہو ہے، انتہائی حسین بہو چلے تب بری لگے، بات کرے تب بری لگے، آنکھوں میں اس

کا وجود ہی کھٹکنے لگتا ہے۔ اَخلاق کتنی importance رکھتا ہے! جنت کی عورت کی یہ خصوصیت ہے کہ حسین بھی اور با اَخلاق بھی۔ جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

يَا أُمِّ سَلَمَةَ ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (طبرانی)

''اِمِ سلمہ رضی اللہ عنہا! اچھا اَخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں پر سبقت لے گیا''۔

جنت میں جب لوگ داخل ہوں گے تو اُس وقت کی کیفیت کیا ہوگی؟ اکیلے اکیلے نہیں بلکہ delegation کی صورت میں جائیں گے۔ آپ دیکھیں کہ مہمانوں کی جو لوگ قدر کرتے ہیں، اُن کو receive کرنے جاتے ہیں اور پھر ساتھ لے کر آتے ہیں تاکہ مہمان کو محسوس ہو کہ دوسرے لوگ اس کی عزت کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور مہمان بھی آتے ہیں تو کوئی اکیلا نہیں یعنی خاص طور پر officially جن کو بلایا جاتا ہے، ایک ملک کے مہمان دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو delegation کے طور پر اور ان کے استقبال کے لیے کتنی کوششیں کی جاتی ہیں! جنتی جب جنت میں پہنچیں گے تو delegation کی صورت میں، سورۃ الزمر کی آیت میں ربّ العزت فرماتے ہیں:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (الزمر: 73)

''جو لوگ دنیا میں رہتے ہوئے اپنے ربّ کی نافرمانی سے پرہیز کرتے رہے، انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا''۔

خود سے نہیں جائیں گے، آگے receive کرنے والے ہوں گے جو انہیں جنت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو دروازے ان کے استقبال میں پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے۔ گھر کے دروازے کھلے ہوں اور لوگ استقبال کے لیے

کھڑے ہوں تو دل کو کتنا سکون ملتا ہے کہ ہماری کسی کو ضرورت محسوس ہوتی ہے، کوئی ہمارے لیے دل میں قدر رکھتا ہے اور پھر اگر اللہ تعالیٰ کی جنت میں جانا ہو اور ایسا استقبال ہو رہا ہو کہ جہاں دروازے پہلے کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے منتظمین ان سے کہیں گے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ (الزمر:73)

''سلامتی ہو تم پر اچھے رہے''۔

تم کتنے اچھے رہے! تھوڑی سی مصیبت مشقت ہی برداشت کی ناں! لیکن آج تمہارے لیے جنت میں بہت اچھا سامانِ ضیافت ہے اور یہ کبھی چھنے گا نہیں، کبھی ختم نہیں ہوگا، کبھی تمہیں فکر لاحق نہیں ہوگی۔ دروازے پہ ہی کہہ رہے ہیں:

فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (الزمر:73)

''اس میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کے لیے''۔

اب یہ نعمتیں کبھی تم سے نہیں چھنیں گی۔ اس کو ہم اپنے معاشرے میں ہونے والی مختلف رسموں سے compare کر کے دیکھیں مثلاً ہمارے ہاں کئی گھرانوں میں یہ رواج ہے کہ جب دلہن اندر داخل ہو تو اس کے پیچھے اناج کی مختلف اقسام، کاٹن یا کبھی راستے میں تیل ڈالا جاتا ہے۔ ایسا سلسلہ کس وجہ سے کیا جاتا تھا؟ تاکہ اسے feel ہو کہ ہم پورے طریقے سے محبت کے ساتھ دل بچھائے آپ کا انتظار کر رہے تھے لیکن دلہن کو اندر جاتے ہوئے دھڑکا لگا ہوتا ہے کہ پتہ نہیں کتنے دن؟ پتہ نہیں کتنے دن؟ لیکن اس کے مقابلے میں آپ دیکھئے کہ جو جنت جائے گا اسے دروازے پہ ہی کہہ دیا جائے گا:

فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (الزمر:73)

''اس میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے''۔

کبھی نہیں کہا جائے گا کہ نکل جاؤ اس گھر سے، اب تمہارا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں

ہے۔طلاق کا ایک لفظ عورت کو کہاں پہنچا دیتا ہے اور آپس کے تعلقات اگر اُستوار نہ ہوں، خوشگوار نہ ہوں تو کیسے فیملی ممبر بھی ایک دوسرے کے آنے کو اچھا feel نہیں کرتے۔

جنت کے دروازوں پر ایک اور خوبصورت منظر بھی ہوگا۔جنتی لوگ کیا کریں گے؟ ایسا نہیں ہے کہ جنتی لوگ چپ چاپ جیسے جیسے فرشتے کہیں گے ویسے ویسے روبوٹ کی طرح چلتے چلے جائیں گے۔جنت میں ایسا نہیں ہوگا کیونکہ وہاں کون سا پابندی ہوگی! پابندیاں تو صرف دنیا کی حد تک تھیں، اب تو وہ trained ہو گئے، اب تو وہ جنت میں رہنے کے قابل ہو گئے۔جنت کے دروازوں پر متقی کیسے براجمان ہوں گے؟ بڑے ہی دلکش انداز میں اس کی تصویر کشی کی گئی ہے، ربّ العزت کا فرمان ہے کہ:

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ (صٓ:49)

"متقی لوگوں کے لیے خوبصورت ٹھکانہ ہے"۔

وہ ٹھکانہ کیا ہے؟

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ج مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ (صٓ:51,50)

"ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے، ان میں وہ بڑی شان سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب فواکہ اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے"۔

خوب خوب پھلوں کے ساتھ جو خوش ذائقہ ہوں گے، خوش رنگ ہوں گے اور مشروبات کے ساتھ لطف اندوزی کر رہے ہوں گے اور طلب کر رہے ہوں گے اور حور و غلمان بڑی سعادت مندی سے لا لا کر ان کو جام پر جام پیش کر رہے ہوں گے اور سونے اور چاندی کی طشتریوں میں پھل ان کے سامنے رکھ رہے ہوں گے۔مہمان آئے ہیں، آگئے

بڑھ کر ان کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں اور پھر یہ کہ اب entertainment کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایسی entertainment جو کبھی ختم نہ ہو اور پھر یہ کہ اس سے کبھی کوئی فرق بھی نہ پڑے۔

آپ دیکھیں کہ اگر کبھی ایک وقت میں مختلف افراد سے ملاقات کے لئے ان کے گھر جانا ہو تو ان کے پاس جاتے ہوئے سب سے زیادہ پرابلم کیا ہوتی ہے؟ کہ جب میزبان serve کریں گے تو ان کو کیا کہیں؟ اگر کہیں کہ مجھے خواہش نہیں تو وہ مائنڈ کرتا ہے کہ چلیں تھوڑا سا تو لیں اور بندہ کہتا ہے کہ وہ کہاں سے لے؟ گنجائش ہی نہیں ہے، لیا تو کچھ ہو جائے گا، طبیعت خراب ہوگی۔ دل متلاتا ہے یا انسان بہت uneasy محسوس کرتا ہے لیکن جنت میں جب بھی کھانے کی ضرورت ہو تو کبھی بھی تکلیف محسوس نہ ہو، کبھی بھی برا نہ لگے۔ انسان جب کھانا چاہے اندر گنجائش بن جائے، جب کھانا چاہے کسی کو کوئی فکر لاحق نہ ہو اور پھر مزید گوشت کی تہیں بھی اوپر چڑھتی نہیں چلی جائیں گی۔ آج کی عورت کو کتنی زیادہ فکر لاحق ہوتی ہے اور مردوں کو کون سا کم فکر ہوتی ہے کہ ہماری باڈی within range رہنی چاہیے، ظاہر ہے کہ اگر بڑھ گئی تو ہم خوبصورت نظر نہیں آئیں گے، لوگ ہماری طرف دیکھیں گے اور منہ پھیر لیں گے۔ اس چکر میں کھانے پینے میں کتنی احتیاط ہوتی ہے لیکن جنت میں ایسی احتیاط کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دو قسم کے نیک کاموں کی پابندی کی اسے جنت کے ہر دروازے سے دعوت دی جا رہی ہوگی اور جنت کے دروازے کا منتظم پکار کر کہے گا: اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ آپ کے لیے اچھا ہے، آپ یہاں سے داخل ہو جائیں، ایک طرف سے کہا جائے گا کہ آپ ادھر سے آ جائیں، دوسرے والے کہیں گے کہ آپ ادھر سے آ جائیں اور جنت کے دروازوں کے پاس جو شخص کھڑا ہوگا اس کی اپنی choice

ہوگی کہ جس دروازے سے چاہے چلا جائے۔اعمال کی کرنسی جس کے پاس ہوگی وہ تو جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح سے جنت کے حوالے سے ایک اور منظر اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ یَا نَبِیَّ اللهِ ﷺ ! مَا عَلَی الَّذِیْ یُدْعٰی مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا مِنْ ضُرُوْرَةٍ هَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ! وَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ (سنن نسائی)

''جو اہلِ صلوٰۃ سے ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا، جو اہلِ جہاد سے ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا، جو اہلِ صدقہ سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا، جو اہلِ صیام سے ہوگا وہ باب الرّیان سے پکارا جائے گا''۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ''اے اللہ کے رسول ﷺ ! ایسے شخص کو تو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہوگے''۔

نیک اعمال ایسے نہیں کہ جن کا کرنا ہمارے لیے ممکن نہ ہو۔صدقہ کریں تو یہ سوچیں کہ صدقہ کا دروازہ ہمارے لیے کھل رہا ہے، نماز پڑھیں تو ایسی نماز جو اللہ تعالٰی کو پسند آ جائے، یہ سوچیں کہ اس سے میرے لیے باب الصلوٰۃ کھل جائے گا، روزہ رکھنے سے باب الرّیان

اور اسی طرح سے جو بھی نیک کام کریں اس عمل کے حوالے سے یہ بات ذہن میں ضرور رکھنی چاہیے۔

جنتی جنت میں جائیں گے تو اُن کے چہرے کیسے ہوں گے؟ دنیا میں جو چہرہ ربّ نے دیا اس کے بارے میں لوگ کتنے فکرمند رہتے ہیں کہ میری آنکھیں ایسی نہیں ہیں، میری آنکھیں ایسی ہوتیں تو کیا ہوتا! میری فلاں چیز ایسی ہوتی تو کیا ہوتا؟ میری بہن کا ناک ستواں ہے اور میرا ایسا ہے، ہونٹوں کی shape، چہرے کی shape اور اسی طرح بالوں اور جسم کا سلسلہ، انسان کہیں کسی چیز پہ مطمئن ہی نہیں ہوتا۔ جنتی کے بارے میں بتایا گیا کہ چاند جیسا چہرہ ہوگا، ایسا چہرہ کہ دیکھنے والے کا دل بھی خوش ہو جائے اور جنتی بھی خوش ہو جائے۔

جنتیوں کے یہ چہرے کب خوبصورت ہوں گے؟ جب وہ ان دروازوں سے جنت میں جائیں گے تو ایک جادوئی سا سلسلہ ہوگا، اچانک جنت میں enter ہوتے ہی خوبصورت ہوگئے، حسین ہوگئے۔ دنیا میں تصور کرنا چاہیں تو کتنا مشکل ہے! ہمارے ہاں تو اگر کسی تقریب میں، کسی کے گھر کسی فنکشن میں یا کسی کی شادی میں جانا ہو تو خود تیار ہونے کے لیے یا جس کی شادی ہو رہی ہو اس کے چہرے کو چاند سا بنانے کے لیے کیا کیا پاپڑ نہیں بیلے جاتے؟ پھر بھی ضروری نہیں کہ پیا من بھائے لیکن جنت کے اندر جانے والے لوگ ایسے ہیں جن کے چہرے انتہائی حسین ہو جائیں گے اور جنت میں جانے والے یہ افراد صرف ایک بار حسین نہیں ہوں گے، حسن کا یہ سلسلہ بڑھتا رہے گا۔

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَآءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَةً

(سنن الترمذی، صفة ابواب الجنة، باب ما جاء فی سن اهل الجنة: 2545)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اہلِ جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہوگی، آنکھیں سرگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی''۔

مسیں بھیگ رہی ہوں گے یعنی اگر مرد ہیں تو ابھی داڑھی نکلی بھی نہیں ہوگی یعنی اتنے کم سن ہوں گے، گورے ہوں گے، خوبصورت، حسین شکلوں اور گھٹے ہوئے جسموں والے مرد ہوں گے، آنکھیں سرگیں اور نشیلی ہوں گی۔

دنیا میں آنکھوں میں نشہ لانے کے لیے کیا کچھ ترکیبیں نہیں کی جاتیں۔ کیسے کیسے touch دیئے جاتے ہیں! پلکیں artificial لگالیں، مسکارا لگالیں، لائنر لگالیں، اوپر کچھ اور لگالیں، چاہے کچھ کرلیں لیکن کتنی تبدیلی آجائے گی؟ اور جنت میں کچھ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ دکھ تکلیف تو آنی ہی نہیں۔ اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کے لیے بھی دُکھ تکلیف نہیں ہوگی، خود سے خود یہ چہرے حسین ہوتے چلے جائیں گے، حسین آنکھیں، دیکھنے والا دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔

اسی طرح ہم آج کسی کی دعوت کرنا چاہیں، کوئی اچھا مہمان ہے، کوئی فنکشن ہے تو ہم کیا کہتے ہیں؟ کہ گھر میں بیٹھنے کا کوئی proper انتظام نہیں لہٰذا ہم کسی اچھی جگہ پہ یہ arrangement کرلیں مثلاً کسی ہوٹل میں اور بہت زیادہ کسی کا اچھی جگہ کرنے کو دل چاہے تو maximum کسی فائیو سٹار ہوٹل میں سلسلہ ہو جاتا ہے اور ہمیں یہ توقع ہوتی ہے کہ مہمانوں کی قدر دانی درست انداز میں ہوگی۔ اس کے مقابلے میں اگر ہم جنت کے بارے میں دیکھیں تو اس کی شان کا اندازہ ہمیں اس روایت سے ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ ؟ قَالَ : مِنَ الْمَآءِ قُلْنَا : اَلْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ : لَبِنَةٌ مِّنْ

فَضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ (سنن الترمذی،ابواب صفة الجنة،باب ما جاء فی صفة الجنة و نعیمها:2526)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں،میں نے عرض کیا:''یا رسول اللہ ﷺ !مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے''؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''پانی سے''۔میں نے عرض کیا:''جنت کس چیز سے بنی ہوئی ہے''؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی،اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والا مسک ہے،اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں،اس کی مٹی زعفران کی ہے،جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا،ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا،جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی''۔

جنت میں سکون تو ہوگا ہی،خوشی بھی اور پھر یہ کہ جنت ایسی جگہ نہیں کہ جہاں ہُو کا عالم ہو اور انسان جا کے پریشان ہو جائے کہ یہاں تو کسی قسم کی رونق ہی نہیں۔جنت میں بڑے soothing effects دیئے جائیں گے اور جنتی خواتین یہ effects دیں گی۔جنت میں موسیقی بھی ہوگی،دل پسند لیکن وہ موسیقی نہیں جہاں سے بے حیائی کے پیغامات نشر ہو رہے ہیں،ایسی موسیقی release ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا سلسلہ ہوگا اور جنتی عورت اپنے بارے میں بتائے گی۔

پھر جنت میں جیسے indoor بہت بہترین انتظام ہوگا ایسے ہی outdoor بھی بہترین ہوگا۔ٹھنڈی چھاؤں والے درخت ہوں گے اور ایسے درخت ہوں گے جن کی شکل،

جن کی جڑیں، تنے، پھول، پھل ہر چیز دنیا سے اعلیٰ واشرف ہوگی۔ مثلاً سورۃ الواقعہ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ

(الواقعۃ: 34-28)

"وہ بے خار بیروں، تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلوں، دُور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، ہردم رواں پانی، کبھی ختم نہ ہونے والے، بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے"۔

سیر کر رہے ہوں گے، بے فکر، کوئی فکر نہیں ہوگی کہ بچوں نے ٹیوشن جانا ہے، ان کے امتحانات ہونے والے ہیں، فلاں بچہ فلاں جگہ گیا ہوا ہے، واپس کیسے آئے گا؟ اور میں نے فلاں جگہ جانا ہے اور راستے میں اتنی ٹریفک بلاک ہوجاتی ہے، میں کس راستے سے جاؤں؟ جنت میں کوئی راستہ بلاک نہیں ہوگا۔ جنت کا بھی عجیب معاملہ ہے! کھلی، صاف، خوشبودار اور ہر problem سے آزاد۔

جنت کے درخت کیسے ہوں گے؟ اس روایت سے ہمیں پتہ چلتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوْعُهَا زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ وَكَرَبُهَا ذَهَبٌ اَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَثَمَرُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ اَوِ الدِّلَاءِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ لَهٗ عَجَمٌ (شرح السنہ: کتاب الفتن، باب صفۃ الجنۃ واھلھا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جنت کی کھجور کا تنا سبز زمرد کا ہو گا، اس کی ٹہنی کی جڑ سرخ سونے کی ہوگی اور اس کی شاخ سے اہلِ جنت

کی پوشاک تیار کی جائے گی، ان کے لباس اور جبے بھی اسی سے بنائے جائیں گے، کھجور کا پھل مٹکے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں بالکل سختی نہیں ہوگی‘‘۔

جنت کے پھل اتنی اعلیٰ کوالٹی کے ہوں گے کہ ان میں بیج تک نہیں ہوگا جبکہ دنیا کے پھلوں کو دیکھیں مثلاً لوکاٹ کھائیں تو گٹھلیاں ہی گٹھلیاں، اندر سے گودا کتنا کم نکلتا ہے! جن کو لوکاٹ بہت پسند ہیں ان کے لیے بڑا problem ہے کہ منہ پورا بھر جاتا ہے اور اگر الگ کر کے رکھ لیں تو چھلکا سارہ جاتا ہے یعنی اس کو نہ آپ کاٹنے کی پوزیشن میں ہیں اور نہ ہی الگ کر کے رکھنے کی پوزیشن میں لیکن جنت کے کسی پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ آپ لوگ enjoy کرتے ہوں گے کہ جیسے موسم سے پہلے seedless انار آنا شروع ہو گیا حالانکہ seed اس میں ہوتا ہے لیکن وہ دوسرے seed کے مقابلے میں ویسا سخت نہیں ہوتا اور کھانے میں زیادہ اچھا لگتا ہے، پہلے جو آوازیں منہ کے اندر سے آتی تھیں اب وہ نہیں آتیں، کم ازکم اتنا ضرور ہو گیا لیکن جنت میں کوئی پھل ایسا نہیں ہوگا کہ ساتھ بیٹھنے والے پریشان ہو رہے ہوں کہ اس نے اب کی بار بھی میرے کانوں کو اذیت دی، اب کی بار بھی دی، ایسی اذیتیں جنت میں ختم کر دی جائیں گے۔

جنت جانے والے لوگ چونکہ مختلف ایریاز سے تعلق رکھتے ہوں گے، صرف مکہ اور مدینہ کے لوگ ہی جنت میں نہیں جائیں گے، ملتان کے لوگ بھی جائیں گے، فیصل آباد، لاہور، کراچی، امریکہ، افریقہ، غرض ہر جگہ کے لوگ جنت میں جائیں گے اور آپ دیکھئے کہ ہر جگہ پہ پھل بھی مختلف طرح کے ہوتے ہیں مثلاً ملتان میں mango بہت ہوتے ہیں، اب ملتان والوں کا تو بہت ہی جی چاہے گا کہ جنت میں گئے ہیں تو بڑے عمدہ قسم کے آم ضرور ہوں۔ اسی طرح سرگودھا oranges کا علاقہ ہے تو سرگودھا والوں کو orange بہت

پسند ہوتا ہے، مسمی بہت پسند آتا ہے، جب تک oranges نہ کھالیں ان کا جی نہیں لگے گا۔

اسی طرح سے اگر آپ دیکھئے تو دنیا بھر میں کتنی قسم کے پھل جن سے ہم آشنا نہیں ہیں۔ جنت کے پھلوں کی خصوصیت ربّ نے بتائی:

لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (الواقعہ:33)

''کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھل''۔

پھر دنیا میں آپ دیکھئے کہ جسم اور جان کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کھانے کی ضرورت پڑتی ہے اور کئی بار پڑتی ہے۔ دنیا میں ہم کھانے پینے کا کیسے اہتمام کرتے ہیں؟ پہلے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اندر جو سسٹم بنایا ہے، اس کے مطابق ہمیں اپنی ضروریات سے فارغ بھی ہونا پڑتا ہے۔ اگر کہیں کسی کا urine pass ہونا بند ہو جائے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے! پھر ڈاکٹرز کے پاس بھاگتے ہیں، پھر swelling ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جن کو اپنی ضروریات سے فارغ ہونا نصیب نہ ہو یا ان کے لیے مشکل ہو جائے، constipation ہو جائے تو وہ طرح طرح کے انتظامات کرتے ہیں، ڈاکٹرز کے پاس جاتے ہیں کہ کیا کریں؟ چین ہی نہیں ملتا۔ سارا جسم اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن جنت میں ایسی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

جنت میں دسترخوان پر مختلف قسم کے کھانے چنے جائیں گے۔ دنیا میں کھانا چاہیں تو گنجائش کے مطابق، لوگ اس لیے calories count کرتے رہتے ہیں کہ کہیں جسم میں اضافہ نہ ہو جائے۔ جنت میں سلمنگ سینٹر [sliming centres] نہیں ہوں گے کیونکہ لوگ کبھی موٹے ہی نہیں ہوں گے۔ جن کا بہت کھانے کو جی چاہتا ہے، وہ اپنے آپ کو روک روک کر رکھتے ہیں۔ برائی سے خود کو روکنا مشکل لگتا ہے اور کھانے سے روکنا آسان لگتا ہے کیونکہ کھانے سے رُکیں گے تو جسم اچھا لگے گا، برائی سے اگر نہیں بھی رُکیں گے تو پرواہ

محسوس نہیں کرتے لیکن جس چیز سے دنیا میں رُکنا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے کیونکہ یہی چیز اس جگہ پر لے جانے والی ہے جہاں انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو جائے گا۔

اسی طرح جنت کی نعمتوں کے حوالے سے ہم دیکھتے ہیں، دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے کسی کو چکن پسند ہے، کسی کو fish پسند ہے، کسی کو ہرن کا گوشت بہت اچھا لگتا ہے جو کہ نارملی تو ملتا ہی نہیں، beef کم لوگوں کو پسند ہوتا ہے، جب کھانا چاہتے ہیں تو اپنی چوائس سے گوشت select کرنا چاہتے ہیں لیکن ہر کوئی اپنی جیب اور اپنی صحت کے مطابق اس کو استعمال کر سکتا ہے۔فرض کریں کسی کو beef بہت پسند ہے اور کسی کو کسی اور چیز کا گوشت بہت پسند ہے لیکن ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے کہ آپ نہیں کھا سکتے ،اب کھانا بھی چاہیں تو استعمال نہیں کر سکتے لیکن جنت میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہوگی، ہر چیز کا گوشت میسر ہوگا بلکہ پرندے خود آ کے request کریں گے کہ ہمارا وجود اس لیے important ہے،ہم نے فلاں فلاں جنت کے میوے کھائے ہیں، ہم جنت میں فلاں جگہ کا پانی پی چکے، ہمارے جسم اتنے مزے کے ہیں، آپ ہمیں کھا کے تو دیکھئے۔بھلا دنیا میں آپ کو کوئی ایسا پرندہ، کوئی ایسا جانور ملے گا جو خود آ کے request کرے کہ آپ ہمیں کھائیں؟اور اگر ایک جنتی اس خواہش کا اظہار کرے گا اور اس پرندے کو کھانا چاہے گا تو وہ فوراً ہی پسندیدہ ڈش کے طور پر بھنا ہوا سامنے آ جائے گا اور Within No Time، دنیا میں اگر آپ quick service چاہیں تو آپ جا کے order place کرتے ہیں لیکن ٹائم لگتا ہے، انتظار میں تکلیف ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کسی طرح بھی جنتیوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا، وہ نہیں چاہتا کہ جنتی کبھی تکلیف اٹھائیں، وہ تو چاہتا ہے کہ انہیں انتظار کرنا ہی نہ پڑے۔

جنت کا کھانا ایک تو یہ کہ دل پسند ہوگا، دوسرے اُس کی presentation بھی بہت زبردست ہوگی اور جتنا جی چاہیں کھائیں، کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور جنت میں ڈاکٹرز بھی

نہیں ہوں گے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس نے میڈیکل سائنس کو پڑھا تو وہ جنت نہیں جاسکتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بیماری ہی نہیں ہوگا کہ ڈاکٹر کی ضرورت پڑے۔

اسی طرح پانیوں سے انسان کی دلچسپی اتنی ہے، کتنے اچھے لگتے ہیں پانیوں کے مناظر! لوگ ان کو دیکھنے کے لیے کتنی دور دور تک جا پہنچتے ہیں! مثلاً پاکستان میں northern areas میں جائیں تو کتنے بل کھاتے دریا اور کیسی آبشاریں ہمیں نظر آتی ہیں اور دل لبھانے والے مناظر!

جنت میں جنت الفردوس سے نہریں نکلیں گی، کس کس چیز کی؟ دودھ کی۔ یہ دودھ بھینس، گائے، بکری یا اونٹنی کا نہیں ہوگا۔ اگر دودھ کو نہروں میں چلا دیں تو فوراً پھٹ جائے اور ساری کی ساری نہر برباد۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا arrangement ہوگا کہ جیسے پانی نکلتا ہے ایسے ہی دودھ بھی نکلے گا جو خراب نہیں ہوگا۔ یہ جو ہمارے ہاں ملک پیک کا سلسلہ ہے وہاں اس کا بھی علاج ہو جائے گا کہ پیکنگ کی ضرورت ہی نہیں، without any packing شفاف حالت میں دودھ مل جائے گا اور لگتا ہے کہ open air ہوگا تب بھی جراثیم اندر نہیں جائیں گے کیونکہ جنت میں جراثیم نہیں ہوں گے جو انسان کو بیمار کر سکیں اور نہ ہی اردگرد مکھیاں ہوں گی نہ ہی مچھر۔ وہاں دنیا جیسے معاملات نہیں ہوں گے کہ اچانک پتہ چلا کہ دودھ میں مکھی گر گئی، بلی نے پی لیا، کسی جانور نے منہ مار دیا، کسی نے خراب کر دیا، ایسا کوئی سلسلہ جنت میں ہوگا ہی نہیں۔

پھر جنت میں شہد کی نہریں کیسی ہوں گی؟ دنیا میں شہد حاصل کرنا چاہیں تو مکھیوں کا شہد جتنا بھی صاف کر لیں، وہ صاف نہیں ہوتا اور اسی طرح گھر میں جو شہد اُتارا جاتا ہے، مری ہوئی مکھیوں کی ٹانگیں بھی اس میں ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لوگ پیکنگ کا شہد لینا چاہتے ہیں کہ چلیں صاف شفاف Honey ہمیں مل جائے گا۔ انسان شہد گھر لے کر آتا ہے لیکن

کتنا؟ ایک بوتل اور اللہ تعالیٰ کی جنت میں شہد کی نہریں۔ ہمارے ہاں چونکہ شہد کا taste developed نہیں ہے، لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ تندرستی دینے والی چیز ہے، اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ شہد میں کتنی بیماریوں کی شفا ہے تو لوگوں کی پسندیدہ ڈش شہد ہو جائے اور جنت میں وافر مقدار میں شہد موجود ہوگا۔

ویسے دنیا میں آپ سوچ کر تو دیکھیں کہ شہد جس چیز کے ساتھ لگے تو چیز sticky ہو جاتا ہے، جہاں رکھ دوو ہ جگہ بھی گندی اور پھر کیڑے آجائیں گے، چونٹیاں آجائیں گی، مکھیاں آجائیں گی۔ شہد جہاں ہو وہاں تو problem ہو جاتی ہے، اس لیے آپ Honey کی packing کو دیکھیں کہ نت نئے canes یا کوئی چھوٹے چھوٹے ایسے برتن لائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے آپ آسانی سے شہد استعمال بھی کر سکیں اور پھر ڈبہ بند کر دیں تا کہ ہر قسم کی کلفت سے بھی بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی جنت کا شہد کتنا اور کیسا ہوگا؟

عَنْ حَكِيمِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ ﷺ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ (سنن الترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة انهار الجنة: 2571)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو جنتیوں کے محلات میں جائیں گی)“۔

یعنی اتنے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہوں گے کہ ہر گھر میں یہ نہریں بہیں گی، یعنی یہ نہیں ہے کہ اس نہر کے لیے کسی کو کہیں اور کا visit کرنا پڑے گا بلکہ یہ نہریں ہر جگہ، ہر گھر میں جا پہنچیں گی۔

پھراسی طرح جنت میں شراب کی نہریں ہوں گی۔دنیا کی شراب کوئی پیٔے، جونہی cane کھلے یا bottle کھلے تو بدبواور سڑاندسی اٹھتی ہے، جوشخص اسے پی لے اس کے منہ سے بو کے بھبھوکے اُٹھتے ہیں۔جب تک شراب پی تب تک تو بڑے لطف میں رہے،اب شراب کا نشہ ٹوٹا تو سر پھٹ رہا ہے اور ادھر ادھر گرتے پھر رہے ہیں،لگتا ہے کہ فوت ہی ہو جائیں گے،کچھ دیر تو ایسی عجیب سی کیفیت ہوتی ہے لیکن جنت کی شراب ایسی نہیں۔جنت کے لوگ شراب پئیں،لطف اُٹھائیں لیکن کوئی تکلیف نہ ہواور کسی قسم کی smell نہ آئے۔ اس کی نہریں بھی ہوں گی لیکن شراب مہر بند بھی دی جائے گی جسے قرآنِ حکیم میں الرحیق المختوم یعنی''مہر بند شراب'' کہا گیا۔

انسان کو پانی بہت پسند ہے،اُسے پانی اتنا اچھا لگتا ہے کہ اُس کی طبیعت اندر سے خوش ہوجاتی ہے۔مختلف انداز میں پانی مثلاً نہریں، جھرنے، آبشاریں،کبھی موسلا دھاراور کبھی ٹپ ٹپ گرتا پانی اتنا اچھا لگتا ہے کہ انسان کی طبیعت اندر سے خوش ہوجاتی ہے۔ شدت کی گرمی ہواوراچانک بارش برسنا شروع ہوجائے، بارش کا ہر ہر قطرہ لگتا ہے کہ دل پہ گر رہا ہے اور ہر قطرے کی وجہ سے دل تسکین حاصل کر رہا ہے۔جنت میں جو پانی ہم دیکھنا چاہیں گے، crystal clear ہوگا۔کہیں بھی ایسا پانی نہیں ہوگا جس میں جراثیم ہوں۔دنیا میں آپ پانی پینا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ mineral water ہو،گھروں میں آپ اس کے لیے filters لگاتے ہیں کہ filtered water آئے، جنت کا سارا پانی ہی filtered ہو گا،سارا پانی ایسا ہوگا جس کو پیا جاسکے گا۔

جنت کا پانی اتنا وافر! اس کی آبشاریں،اس کے جھرنے،اس کے چشمے،اس کی بہتی نہریں،سب کچھ صاف شفاف پانی کی form میں،کہیں بھی گندگی کا نشان نہیں اور پھر حوضِ کوثر سے نکلتی ہوئی نہرِ کوثر۔کیسا پانی! اس کو ایک بار جو پی لے اُسے دوبارہ کبھی پیاس نہ

لگے۔ جنتی کبھی بھوک کی وجہ سے نہیں کھائے گا، جنتی کبھی پیاس کی وجہ سے پانی نہیں پیے گا، دل لبھانے کے لیے، خوشی کی خاطر، entertainment کے لیے یہ سب کچھ ہو گا۔

جنت کی محفلیں کیسی ہوں گی؟ کبھی تو یہ محفلیں آپس میں منعقد ہوں گی۔ ان کے لیے خاص arrangements ہوں گے اور کبھی آپس کی talk اور کبھی دل چاہے گا کہ دنیا میں تو میرا فلاں ساتھی ہوا کرتا تھا، آج کل پتہ نہیں کہاں ہے؟ دل چاہے گا اور پتہ لگے گا کہ اس کی جنت تو بہت دُور ہے لیکن اُس کے لیے ہزاروں میلوں کے فاصلے پہ جانا بھی کوئی مشکل نہیں ہو گا، اُس کے لیے سب کچھ حاضر کر دیا جائے گا اور عین جس جگہ وہ جانا چاہے گا، پلک جھپکتے میں اسی جگہ موجود ہو گا، اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ہو گی۔

جنتی جب سفر کرے گا تو اس کو اور اچھا لگے گا، اس کو اور زیادہ خوشی ہو گی۔ جنت میں کسی قسم کی تھکاوٹ کا تو کوئی تصور ہی نہیں اور خاص بات ہے کہ جنت میں نیند نہیں آئے گی، تھکیں گے تو نیند آئے گی اور جنت نیند سے ماوراء ہو گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنت میں کوئی سونے نہیں دے گا، سونے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔ یعنی جنت میں تو کسی نے تنگ کرنا ہی نہیں اور فرض کریں کہ کسی کا enjoyment کے لیے کبھی سونے کو بہت جی چاہے تو کوئی اسے اُٹھائے گا نہیں کیونکہ جو کام تھے وہ تو دنیا تک ہی تھے۔ دنیا میں پرسکون نیند لینا کتنا مشکل ہوتا ہے! شور، ہنگامہ، کبھی ٹیلیفون کی بیل نے اُٹھا دیا، کبھی موبائل بجا، کبھی کوئی اور مسئلہ ایسا پڑ گیا جس کی وجہ سے اُٹھنے کی ضرورت پڑ گئی۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ سو جائیں، اللہ کرے کہ چار گھنٹے تو مجھے کوئی نہ اُٹھائے لیکن یہ بات حسرت اور خواب ہی بن جاتی ہے جبکہ جنت میں کبھی ایسا نہیں ہو گا، جنت میں تو جیسا جی چاہے گا ویسا ہی ماحول ملے گا۔

جنت کی محفلیں جب سجائی جائیں گی تو ارد گرد waiters کھڑے ہوں گے، بہترین قالین بچھائے جائیں گے اور وہ محفل decorate کی جائے گی۔ خوشبو ہے، آنے والے کا

انتظار ہے، بیٹھیں گے، بات کریں گے۔ان کی entertainment کے لیے fruits، مختلف قسم کے مشروبات اور پھر music بھی، اچھے خوبصورت گیت بھی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے ترانے گائے جائیں گے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ پاکیزہ کلمات ہی جنت میں کہے جائیں گے اس لیے ربّ العزت نے فرمایا:

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً (الغاشیہ:11)

''اس میں کوئی بے ہودہ بات وہ نہیں سنیں گے''۔

جنت میں کسی قسم کی کوئی بے ہودہ بات ہی نہیں۔دنیا میں ساس سے بہو کے بارے میں کوئی بات پوچھو تو ساس کا کتھارسس ہوتا ہے جب وہ بتاتی ہے کہ میرے کتنے برے حالات ہیں، دوست کو بتائے گی، اپنے قریبی حلقے میں بتائے گی اور سننے والا کہتا ہے کہ پوچھا ہی کیوں تھا؟ میں نے تو ایک بات پوچھی اور اب وہ story ختم ہی نہیں ہو رہی، دو گھنٹے گزر گئے اور سلسلہ جاری ہے۔کوئی بہو سے پوچھ بیٹھے کہ بیٹا آپ کیسی ہو؟ تو آنکھ آنسو بہاتی ہے، زبان وہ وہ کچھ کہتی ہے جو حقیقت کے مطابق ہو نہ ہو لیکن بہر حال یہ سلسلے چلتے ہیں، ماں پریشان بھی ہوتی ہے لیکن دل ہی دل میں کہتی ہے کہ پوچھ بیٹھے تھے تو چلو کچھ تو چھپا ہی جاتی، کبھی تو خاموش ہو ہی جاتی، جب بھی آتی ہے اسے گلہ ہی ہوتا ہے۔اچھی مائیں تو اپنی بیٹیوں کو سمجھاتی ہیں کہ آپ اپنے سسرال میں جا کر صرف منفی باتیں تلاش نہ کرو لیکن اس کے باوجود بھی یہ سلسلے جاری رہتے ہیں۔

اسی طرح کبھی دوستوں کی محفل میں بیٹھے بے تکلف دوستوں کی طرف سے کوئی اچھلتا ہوا فقرہ آ گیا۔اچھے موڈ میں تو یہ فقرہ محسوس ہی نہیں ہوا لیکن اگر موڈ خراب ہے تو اچھی باتیں بھی دل پر نشتر بن بن کے چبھتی چلی جاتی ہیں۔انسان کبھی کسی بات کو طعن محسوس کرتا ہے،

کبھی کسی کو چوٹ محسوس کرتا ہے، کبھی انسان کو ایسی باتیں سننا پڑتی ہیں جن سے اس کا دل بہت ہی خراب ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی نے آپ کے سامنے تو کہنے کی جرأت ہی نہیں کی تھی اور پیٹھ پیچھے بیٹھ کر اتنی باتیں کیں اور کسی ستم ظریف نے آ کر آپ کو بتا دیں۔ اب آپ کا دل اتنا برا ہو رہا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سنیں؟ کیوں یہ قصہ سنایا تھا؟ ایسے میں کنٹرول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن جنت میں:

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً (الغاشیہ:11)

''وہاں کوئی بے ہودہ بات نہیں ہوگی''۔

انسان جو بات بھی سنے گا سب ٹھیک ٹھیک۔ دنیا میں یہ خواب بھی نہیں دیکھا جا سکتا کہ انسان ہمیشہ اچھی باتیں سنیں گے، شاید ایک گھنٹے کا خواب بھی کوئی نہیں دیکھ سکتا کہ اس ایک گھنٹے میں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ ہر گھنٹے یہی دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ ابھی کوئی نہ کوئی میری عزت اُتار کے میرے ہاتھ میں پکڑا دے گا، ہر وقت یہی فکر کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے۔

جنت ایسی جگہ نہیں ہے جہاں انسان کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس کرے۔ جنت کا ماحول تو اس قدر خوبصورت ہوگا کہ نہروں کے ساتھ ساتھ گنگناتی آبشاریں، ٹھنڈے اور شیریں پانی کے چشمے جگہ جگہ بہہ رہے ہوں گے جن کے پاس اہلِ جنت نے اپنے لطف اندوز ہونے کے لیے خیمے گاڑ رکھے ہوں گے جن کے کنارے کنارے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اہلِ جنت خوش گپیوں میں مصروف ہوں گے۔

اہلِ جنت کی آپس کی گفتگو کیا ہوگی؟ وہ آپس میں یاد کریں گے کہ جب ہم دنیا میں ہوتے تھے پھر یوں کیا کرتے تھے، فلاں موقع پہ دیکھا تھا فلاں بات کیسے ہوئی تھی! مختلف مواقع یاد کریں گے اور ایک دوسرے کو یاد دلائیں گے۔ جو لوگ قرآنِ حکیم پڑھتے ہیں وہ

کہیں گے جب ہم نے فلاں پارہ پڑھا تھا، وہ بات دیکھی تھی اور اس موقع پہ فلاں بات کی تھی۔ بیٹھ کے اپنی دل پسند گفتگو کریں گے، فیملی کے بارے میں، اپنے بارے میں، friends کے بارے میں۔ آپس میں ایسی sharings کرنے کے لیے اچھے ماحول کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس اچھا ماحول نہ ہو، آپ کسی ایسی جگہ پہ جہاں سے دھواں اٹھ رہا ہو، سڑاند اٹھ رہی ہو، خوش گپیاں کرنا چاہیں تو آپ کہیں گے کہ فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے، خوش گپیوں کا تو کوئی موڈ ہی نہیں رہ جائے گا لیکن اگر آپ بہتے پانیوں کے ساتھ خیمہ لگا کے بیٹھے ہیں اور ماحول خوشگوار ہے، ہلکے ہلکے بادل بھی ہیں، پاس بہتا پانی بھی ہے، سبزہ بھی ہے، flowers بھی ہیں تو ایسے ماحول میں کتنا سکون ہے! فیملی بیٹھی ہے یا friends بیٹھے ہیں۔ اب فرصت ہے، اب آپس کی بات چیت کی جائے گی۔ دنیا میں کتنی ہی فکریں انسان کو لاحق ہوتی ہیں! جنت میں کسی قسم کی کوئی فکر لاحق نہیں ہوگی، ایسی خوش گپیاں ہوں گی کہ انسان کو اس گفتگو سے بھی سکون ملے گا۔

جنت کی یہ محفلیں کبھی محلات کے اندر بھی ہوں گی۔ یہ تو out door محفلیں تھی، indoor محفلیں کس طرح کی ہوں گی؟ ہم وہاں کا ماحول دیکھتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ قَیْسٍ ؓ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا (صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب فی صفة خیام الجنة وما للمؤمنین فیها من الاهلین: 7158)

حضرت عبداللہ بن قیس ؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں موتی (ہیرے) کا ایک خولدار خیمہ ہوگا جس کی

چوڑائی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں (مومن کی) بیویاں ہوں گی جنہیں (محل کے) دوسرے لوگ (دوری اور وسعت کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکیں گے، مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا"۔

اس ہیرے کا تصور کریں کہ اس کی چمک دمک کیسی ہوگی اور یہ کہ کتنی قیمت والا ہوگا؟ اس کے مقابلے میں ہمارے ہیرے! ایک ring میں ہی کتنے ہیرے لگ جائیں! اتنے چھوٹے چھوٹے ہیرے اور اللہ تعالٰی کا ہیرا کیسا ہوگا؟ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، ایک خیمہ ایک ہیرے یعنی diamond کو اندر سے کھرچ کر بنایا ہوا ہوگا اور اس کی length کتنی ہوگی! اس خیمے میں مومن کی دنیاوی بیویوں کے علاوہ بھی بیویاں موجود ہوں گی یعنی حوریں، وہ ہر ایک کے پاس جائے گا لیکن اس کے اہلِ خانہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں گے۔ وہ جس کے پاس جا کے گپ شپ لگانا چاہے، بات چیت کرنا چاہے، لطف کے لمحات گزارنا چاہے، آرام سے یہ لمحات گزاریں گے۔ jealousy factor نہیں ہوگا اور ایک دوسرے کو observe نہیں کر پائیں گے۔ اسی طرح سورۃ الصّٰفّٰت میں آتا ہے کہ

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (الصّٰفّٰت:44)

"تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے"۔

ایسی جنت جہاں پر لوگ آمنے سامنے بیٹھیں۔ آمنے سامنے بیٹھنے کا ماحول محفل کا ماحول ہے اور اسی طرح جنت کی مجلسی زندگی، ان کی محفلوں اور ان کے جو مختلف انداز ہیں، ان کے بارے میں سورۃ الدھر میں فرمایا:

مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ (الدھر:13)

"وہ اونچی مسندوں پر بیٹھے ہوں گے"۔

جنت کی مسند پہ بیٹھنے والا کبھی تھکے گا نہیں۔ اہلِ جنت اونچی مسندوں پر تکیے لگائے

سکون کے ساتھ relax ہو کے free mindedly بیٹھے ہوں گے۔ فارمل مجلسوں کے لیے بھی اور بے تکلف محفلوں کے لیے بھی حسین لباس، خوشبوئیں، جیولری اور اچھے ماحول کا ہونا ضروری ہے۔

اب ہم جنت کے زیورات دیکھیں گے کہ وہ کس نوعیت کے ہوں گے؟ مثلاً سورۃ الکہف میں اللہ ربّ العزت نے فرمایا:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ (الکہف:31)

”وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے“۔

پرانے زمانے میں ایسا ہوتا تھا کہ جس کو وقت کے بادشاہ خاص طور سے نوازنا چاہتے تھے، اس کو کنگن پیش کرتے تھے۔ اہلِ مکہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ کہا تھا کہ کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اُتارے گئے اگر واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ ہے۔ اسی طرح سورۃ الحج میں فرمایا:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ط وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ (الحج:23)

”وہاں وہ سونے کے کنگن اور موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے“۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ (الفاطر:33)

”ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں وہ لوگ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا“۔

جب بھی کوئی محفل منعقد ہوتی ہے تو اُس میں جو چیز انسان کو سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے وہ سروس ہے۔ مثلاً آپ کسی کے میزبان ہیں تو آپ سروس کے لیے زیادہ بے چین ہیں، آپ کے پاس کتنے ہی servants ہوں لیکن آپ کو یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ presentation میں، دینے دلانے میں کوئی گڑبڑ نہ ہوجائے۔ سب سے پہلے کیا دینا ہے؟ پھر کیا دینا ہے؟ کہیں خاطر مدارت میں کوئی نقص نہ آجائے اور یہ کہ جن کو پیش کرنے کے لیے کہتے ہیں، کتنے ہی اچھے ڈریس پہنالیں جیسے ہوٹلز میں waiters کا یونیفارم ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جیسی پلاننگ کون کرسکتا ہے؟ غلمان، جنت کے waiters کے ڈریسز بھی انتہائی حسین ہوں گے اور ان کے بارے میں سورۃ الدھر میں ربّ العزت فرماتے ہیں:

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ج إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا (الدھر:19)

''ان کی خدمت میں ایسے لڑکے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی ہوں گے، تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں''۔

جیسے بکھرے ہوئے موتی اچھے لگتے ہیں اسی طرح یہ ویٹرز بھی جنت میں پھر رہے ہوں گے۔ اسی طرح سورۃ الواقعہ میں فرمایا:

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لا بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ لا وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ (الواقعہ:18,17)

''ان کی مجلسوں میں پھرتے ہوئے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، شراب چشمۂ جاری سے لبریز پیالے، کنٹر اور ساغر لیے دوڑتے پھر رہے ہوں گے''۔

یہ لڑکے محفل میں صرف یہی نہیں کہ formally entertain کر رہے ہوں گے بلکہ آگے بڑھ بڑھ کے، بھاگ بھاگ کے چیزیں پیش کی جارہی ہوں گی۔ پھر چاہے دوستوں

کی محفلیں ہوں یا رشتہ داروں کی، جیون ساتھی کی بات ہی فرق ہے، جس کے ساتھ انسان رہتا ہے اگر اس کے ساتھ mental harmony ہے، اس کی شخصیت پسند ہے، اس کی گفتگو پسند ہے، اس کا اٹھنا بیٹھنا پسند ہے تو زندگی بہت ہی خوبصورت ہو جاتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ: 3649)

''دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور اس میں سب سے بہترین خزانہ نیک اور صالح بیوی ہے''۔

جنت میں بھی جنتیوں کا بہترین خزانہ ان کی نیک بیویاں ہوں گی اور ایک بات جو ہمیشہ خواتین کی طرف سے آتی ہے کہ مردوں کے لیے تو ہر جگہ بیویوں کا بھی ذکر ہے، حوروں کا بھی ذکر ہے تو خواتین کے موجودہ شوہر کیا آخرت میں بھی ان کے شوہر ہوں گے؟ ایسا نہیں ہوگا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اَلْمَرْأَۃُ مِنَّا تَتَزَوَّجَ الزَّوْجَیْنِ وَالثَّلَاثَۃَ وَالْاَرْبَعَۃَ فَتَمُوْتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَیَدْخُلُوْنَ مَعَھَا مَنْ یَّکُوْنُ زَوْجَھَا ؟ قَالَ : یَا اُمَّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا ! اِنَّھَا تَخَیَّرُ فَتَخْتَارُ اَحْسَنَھُمْ خُلُقًا فَتَقُوْلُ : یَا رَبِّ ! اِنَّ ھٰذَا کَانَ اَحْسَنَھُمْ مَعِیَ خُلُقًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَزَوِّجْنِیْہِ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا ! ذَھَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (طبرانی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے)

نکاح کرتی ہیں اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ (یقیناً) اچھے اَخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے گزارش کرے گی: اے میرے ربّ! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اَخلاق سے پیش آیا لہٰذا اسے میرے ساتھ بیاہ دے۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! اچھا اَخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں پر سبقت لے گیا''۔ (طبرانی)

اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں:

فِيهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

''اس میں پاک بیویاں ہوں گی''۔

ازواج کا لفظ آتا ہے Spouse کے لیے، بیوی کے لیے شوہر اور شوہر کے لیے بیوی۔ لہٰذا جنت میں اچھے جوڑے ہوں گے یعنی خواتین کے لیے بھی ان کی پسند اور choice کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔ اللہ ربّ العزت نے سورۃ الواقعہ میں فرمایا:

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا (الواقعہ:35-37)

''ان جنتیوں کی بیویوں کو ہم خاص طور پر پیدا کریں گے، انہیں کنواریاں بنا دیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن''۔

جنتی محفلوں کے لباس کس قسم کے ہوں گے؟ ربّ العزت نے فرمایا:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (الدخان:51-53)

”متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں حریر (باریک ریشم) اور دیبا (موٹا اور بھاری ریشم) کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی ان کی شان جنت میں“۔

جنت میں جنتی ملاقات کرنا چاہے گا تو وہ ملاقات کیسی ہوگی؟ اگر کسی مومن کے دل میں یہ خواہش جنم لے گی کہ دنیا میں میرا فلاں دوست تھا، میرا فلاں عزیز تھا، میرا رشتہ دار تھا، میں اس کے پاس جاؤں اور پرانی یادیں تازہ کروں، دنیا میں جو سختیاں، تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کیں ان پر بھی کبھی تبادلۂ خیال ہونا چاہیے، وہ چاہے گا کہ اپنے مومن دوست سے مل لے تو اس کو سواری کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا، کوئی گاڑی نہیں چاہیے، by air نہیں جانا لیکن اگر وہ دور جا رہا ہے تو سواری بھی مہیا کر دی جائے گی اور جہاں بھی وہ جانا چاہے گا، پلک جھپکتے میں پہنچ جائے گا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ : اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ ؟ قَالَ : اِنِ اللهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ (ترمذی، کتاب الصفة الجنة، باب فی صفة خيل الجنة: 2543)

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں گھوڑا ہو گا“؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو تمہارے پاس سرخ یاقوت کا گھوڑا ہوگا اور جہاں تم چاہو گے تمہیں اڑا کر لے جائے گا“۔

نہ دھواں، نہ چیخ چیخ، ڈرائیور بھی نہیں، کوئی بھی نہیں، خود سے خود گھوڑے کو پتہ ہے کہ میری پشت پر بیٹھے والا مجھے کہاں لے جانا چاہتا ہے؟ وہیں لے جا کے پہنچا دے گا۔ دنیا کے بہترین جہاز بھی ہوں کتنا شور ہوتا ہے! کتنی pollution ہے جو اس جہاز کے دھوئیں سے پھیلتی ہے! fuel جلتا ہے اور پھر یہ کہ timings کے ساتھ، ابھی جہاز رن وے پہ دوڑ رہا ہے، دوڑ رہا ہے، دوڑ رہا ہے، پھر اب جہاز اڑنے لگا ہے، پھر ٹیک آف کرنے کے بعد اب بیلٹیں باندھ لیں، فلاں کام کر لیں اور اس کے بعد یہ کہ سفر کتنا ہے؟ یہاں سے امریکہ جانا چاہو تو کتنے گھنٹے کا سفر ہے! آپ انتظار میں ہیں کہ کب اپنی منزل پہ پہنچیں، اب پہنچ گئے، تھک کے چور ہو گئے، سفر سفر ہی ہوتا ہے چاہے by air ہی ہو۔

جنت میں کسی قسم کی pollution نہیں ہوگی۔ جنت میں کسی قسم کی گندگی نہیں ہوگی اور لگتا ہے کہ یاقوت کا گھوڑا بھی ضروریات سے فارغ نہیں ہوگا۔ دنیا کے گھوڑوں کی طرح نہیں ہوگا، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر کوئی مشینری فٹ کر رکھی ہو، کوئی computrized قسم کا گھوڑا ہو، جو بھی بیٹھے، اس کو ایسی command پہ رکھا ہو کہ جہاں جی چاہے اڑا کے لے جائے، بیٹھنے والے کی hormony گھوڑے سے ہو جائے اور اس پر بیٹھنے کی وجہ سے ممکن ہے کہ اُسے کسی source سے پتہ لگ جائے کہ کہاں جانا ہے؟ بہر حال جانے کا اسے پتہ لگے گا اور within no time وہ وہاں پہنچ جائے گا۔

جنت میں حوریں گیت گائیں گی اور جنت کی محفلوں میں جنتی سننا چاہیں گے۔ دنیا میں بھی آپ دیکھئے کہ لوگ اپنی فیملی کے ساتھ گیت سننے جاتے ہیں۔ دنیا میں یہ گیت سننے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے تو جو لوگ دنیا میں اس سے رُکے رہیں گے، اللہ تعالیٰ وہاں جنت میں انہیں ضرور گیت سنوائے گا، دل پسند گیت، دل پسند موسیقی اور حوروں کے گیت میں کیا ہوگا؟ پہلی بات یہ کہ کوئی ایسا گیت نہیں ہوگا جس کی وجہ سے کانوں کو برا لگے۔ جیسے آپ

دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کئی میوزک ایسے ہوتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ جان ہی نکل جائے گی، اسی طرح مختلف گاڑیوں میں ایسی صورتحال ہوتی ہے، دھمک اتنی ہوتی ہے کہ ساتھ سے گزرنے والی کئی اور گاڑیاں بھی دہل رہی ہوتی ہیں۔ جنت میں اس نوعیت کا میوزک نہیں ہوگا اور نہ ہی ایسے بول ہوں گے جن کی وجہ سے انسان پریشان ہو۔ جنت کی حوریں گائیں گی اور کہیں گی ہم سراپا حسن و جمال حوریں ہیں، نیک اور کریم النفس لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی طرح اہلِ جنت کی بیویاں بھی اپنے شوہروں کو خوش کرنے کے لیے گائیں گی اور ایسی خوبصورت آواز کے ساتھ گائیں گی کہ کسی نے اتنی خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی۔ ان کی غزل اور گیتوں کے بول کچھ یوں ہوں گے:

ہم خوبصورت اور خوب سیرت شوہروں کی بیویاں ہیں
ہمارے لیے جن کا دیدار ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

اور کبھی اس طرح کے الفاظ کہیں گی:

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں
ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی
ہم امن و سکون فراہم کرنے والی ہیں
ہم سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں
ہم ساتھ نبھانے والی ہیں
اپنے شوہروں کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی

جنتی عورت خلع نہیں لے گی، جنتی مرد طلاق نہیں دے سکے گا کیونکہ وہاں پر لڑائی جھگڑا ہوگا ہی نہیں، نہ ہی اس قسم کی کوئی جنگ ہوگی۔

جنت میں ایسے بازار لگیں گے جہاں حسن کے سودے ہوں گے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ : وَاللّٰهِ ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ : وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا (صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب فی سوق الجنة وما ینالون فیها من النعیم والجمال: 7146)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعے کے دن اہلِ جنت آیا کریں گے، شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گردوغبار (مشک اورزعفران پر مشتمل ہوگا، جب وہ) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہوجائے گا۔ جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن وجمال بھی پہلے سے زیادہ ہو چکا ہوگا۔ بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی: واللہ! تمہارا حسن وجمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ کہیں گے: واللہ! ہمارے بعد تو تمہارا حسن وجمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے‘‘۔

اسی طرح جنت کے درجات میں فرق ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا

بَیْنَهُمْ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ : بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ! رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمها، باب ترائی اهل الجنۃ اهل الغرف کما یری الکوکب فی السماء: 7144)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی لوگ اپنے محلات سے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے۔ اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس بلند مقام پر انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کون پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں (پہنچے گا) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ لوگ ان درجوں میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَاْ وَاصْعَدْ فَیَقْرَاُ وَیَصْعَدُ بِکُلِّ اٰیَةٍ دَرَجَةً حَتّٰی یَقْرَاَ آخِرَ شَیْءٍ مَّعَهٗ (ابن ماجہ کتاب الادب، باب ثواب القرآن: 3780)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھنے والا جب جنت میں داخل ہوگا تو اس سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا، پھر وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا اور اس کے لیے ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ ہوگا یہاں تک کہ وہ آخری آیت تلاوت کرے گا''۔

قرآنِ حکیم کا علم رکھنے والے سے کہا جائے گا کہ ایک آیت پڑھو اور جس

جنت میں کھڑے ہو،اس سے اعلیٰ درجے کی جنت میں چلے جاؤاور جتنی آیتیں پڑھتے جاؤ گے،مزید اگلے درجے میں پہنچادیے جاؤگے۔اس سے کہا جائے گا کہ طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کروجس طرح تم دنیامیں ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھےاور تمہارا مقام آخری آیت کے ختم ہونے پر ہوگا یعنی جس جنت میں تم حفظ کی ہوئی آخری آیت پڑھوگےاس جنت میں تمہارا مقام ہوگا اور وہاں تم اپنے محلات میں عیش وآرام کروگے حالانکہ ابھی مزید بہشتیں باقی ہوں گی یعنی بہشت کے اگلے درجات ابھی موجود ہوں گے۔

اسی طرح ہم جنت الفردوس کی محفل کے حوالے سے دیکھتے ہیں کہ جولوگ جنت میں پہنچیں گے انہیں کھلایا پلایا جائے گا،کبھی پھل کھلائے جائیں گے،کبھی پانی پلایا جائے گا،کبھی دوسرے drinks دیئے جائیں گے،کسی کولباس پہنایا جائے گا،سجایا جائے گا اور پھر خوشبوؤں سے مہکایا جائے گا،موسیقی سنوائی جائے گی،ہرجمعۃ المبارک پر مزید حسین بنایا جائے گااوراس طرح کوئی موقع آئے گاجب اللہ ربّ العزت بندے سے بات کریں گے، اللہ تعالیٰ یہ فرمائیں گے کہ آؤتم میرے پاس بیٹھو،تم نے جنت کا میوزک سنا،جنت میں بہت سارے لوگوں کی گفتگوسنی،تمہیں کچھ اس سے اچھا سنوادوں؟ کچھ اچھا سننا چاہتے ہو؟ اوراس وقت اللہ ربّ العزت نبی ﷺ کو بلائیں گے اورانہیں منبر پر بٹھایا جائے گا۔جنت کا ساز ہوگا،اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بول ہوں گےاور ساری محفل پہ وجد طاری ہوجائے گا۔ جب اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد سنائیں گے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جنت میں جب سب لوگ چلے جائیں گے،خوش وخرم، بہت سکون سے رہ رہے ہوں گےاس وقت اللہ تعالیٰ جنتیوں سے بات چیت کرے گا۔دنیا کے بادشاہوں سے ملاقات کرنا ہوتوانسان بہت زیادہ تیاریاں کرتا ہے،مثلاًپریذیڈنسی سے کسی کا بلاوا آئے توہرایک کو بتاتا پھرتا ہے کہ فلاں ٹائم پہ میں نے پریذیڈنسی میں پہنچنا ہے،

خوب تیاریاں کرتا ہے، خوشبوئیں لگاتا ہے، سارا arrangement ہو رہا ہے، گاڑی پہ بیٹھ کے، تیاری کر کے، مائنڈ میک اپ کر کے جائے گا، سوچے گا بات کیا کرنا ہے؟ جنت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو شوق ہے، جنتی اس کو محسوس کر سکے گا۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے! کتنی بڑی Blessing ہے! جنتی جب وہاں پہنچے گا تو اپنے مالک سے اس کی گفتگو کس اعتبار سے ہوگی؟

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَقُوْلُ : كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ : اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ (صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الصبح والعصر والمحافظة عليهما: 1434)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: "عنقریب تم اپنے ربّ کو اسی طرح (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھو گے جس طرح چاند کو بلا زحمت دیکھتے ہو"۔

ساتھی بدل رہے ہیں نا۔ کبھی husband wife کی محفل ہے، کبھی دوستوں کے درمیان ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات ہے، اپنے مالک کے ساتھ sitting ہے۔ اہلِ جنت کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بارے میں ایک بہت ہی خوبصورت روایت ملتی ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا ؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ ؟ قَالَ : فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ

اِلٰی رَبِّهِمْ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرہ ربھم سبحانہ وتعالیٰ: 449)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ وہ عرض کریں گے:

یا اللہ! کیا تو نے ہمارے لیے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟

کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟

کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی؟

(اور کیا چاہیے؟)

پھر اچانک جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے ربّ کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیئے گئے ہوں گے''۔

دنیا میں انسان کو یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض نہ ہو جائے، غلط کام کر جاتے ہیں، پھر بھی دل میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ناں! جنت میں ایک مومن کو یہ cirtify کر دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات، اللہ تعالیٰ کا دیدار جنت کی سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو جائے گا تو اس وقت جنتی اعلیٰ ترین درجے پہ پہنچ جائیں گے لیکن کچھ افراد ہی ایسے ہوں گے جو یہ دیدار کریں گے۔ سورۃ یونس میں ربّ العزت فرماتے ہیں:

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ (یونس: 26)

''جن لوگوں نے بھلائی کا راستہ اختیار کیا ان لوگوں کے لیے بھلائی ہے اور

مزید فضل بھی''۔

اہلِ جنت کی باہمی گفتگو کیسی ہوگی؟ جنتی آپس میں کیا بات چیت کریں گے؟ قرآنِ حکیم میں ربّ العزت فرماتے ہیں:

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ (الصّافات:50)

''پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر حال چال پوچھیں گے''۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ لا یَّقُوْلُ ءَاِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ

(الصّٰفّٰت:51-55)

''ان میں سے ایک کہے گا کہ دنیا میں ایک میرا ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا: کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں شامل ہو؟ اور کہتا تھا کہ کیا واقعی جب ہم مرچکے ہوں گے، مٹی ہوجائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزاوسزا دی جائے گی''؟

اب کیا آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں؟ یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اس کو دیکھ لے گا۔ یہ جنتی آپس میں بات چیت کررہے ہوں گے۔ کتنے ہی فاصلے پر جہنم ہوگی، اگر قریب ہو تو جنت جل جائے۔ جنتی اتنے فاصلے پہ ہوگا تو دیکھے گا کیسے؟ اس سے پتہ لگتا ہے کہ جنتیوں کی نظریں کتنی تیز ہوجائیں گی!

اسی طرح جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان بھی سوال جواب ہوں گے۔ ایک محفل یہ بھی ہوگی کہ دور بیٹھے ہیں اور جنت والے جہنم والوں سے سوال کریں گے اور اسی طرح کبھی اعراف والے اہلِ دوزخ سے کریں گے۔ ربّ العزت نے فرمایا:

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ط فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ لا عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ لا مَا

سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ لا وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ لا وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ (المدثر:39-45)

''دائیں بازو والوں کے سوا جو جنتوں میں ہوں گے، وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے: کیا چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور ہم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینے والوں میں سے نہ تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے''۔

جب کبھی حق کی دعوت دی جاتی ہے تو لوگ اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اعتراضات حق کی دعوت کی پہچان ہیں، شناخت ہیں۔ دعوت سچی ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کی مخالفت نہ ہو، مخالفت ضرور ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ماضی میں کس کس طرح حق کی مخالفت رہی؟ نوح علیہ السلام کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ڈبو دیا، ہود علیہ السلام کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ اسی طرح قومِ شعیب علیہ السلام کو دیکھئے کیسے ہلاک ہوئی! اسی طرح قومِ صالح علیہ السلام کو دیکھئے کیسے تباہ و برباد ہوئی! اسی طرح آلِ فرعون کو اللہ تعالیٰ نے کیسے ڈبو دیا! اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ باتیں بنانے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا! باتیں بنانے والے ہمیشہ مثالیں چھانٹتے رہے مثلاً نوح علیہ السلام کے اوپر یہ باتیں ہوتی رہیں کہ دیکھو اسے! یہ نادان، دیوانہ، خشکی پہ کشتی چلائے گا! کیسے کیل ٹھونکتا چلا جا رہا ہے! اسی طرح ہم باتیں بنانے والوں کو دیکھتے ہیں مکہ کی گلیوں میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتیں بناتے ہوئے کہ یہ دیوانہ ہے، ساحر ہے، جادوگر ہے، اس کی عقل خراب ہو گئی ہے، شاعری کرتا ہے، ماں باپ کے دین کے خلاف ہو گیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ چلے گئے تو ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری عبداللہ بن ابی کے پاس سے گزری تو اس کو بڑا ہی ناگوار لگا، کہنے لگا کہ اس

کی مثال تو ایسی ہے جیسے اپنے کتے کو کھلا کے موٹا تازہ کرو اور وہ آپ ہی پہ بھونکنے لگے (نعوذ باللہ)۔ حدیث کی کتابوں میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔

اس کے مقابلے میں اللہ کے رسول ﷺ کا طرزِ عمل دیکھیے۔ اسی عبداللہ ابنِ ابی کے لیے آپ ﷺ کا کرتہ مانگنے کے لیے اس کا بیٹا آتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اسے دے دیتے ہیں۔ کہتا ہے: یارسول اللہ ﷺ! میرے باپ کا نمازِ جنازہ پڑھا دیجیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! اس منافق کا نمازِ جنازہ پڑھائیں گے؟ آپ ﷺ مسکراتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ بڑے broad minded ہیں، ساری زندگی دکھ کاٹا ہو تب بھی انسان اتنا وسیع القلب ہو، اللہ کے رسول ﷺ نے اس موقع پر کیا کیا؟ آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ہی روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے دل میں کدورتیں نہیں رہتی تھیں، وہ محبتوں کے پیامبر تھے، رحمتوں کے سفیر۔ ربّ العزت نے فرمایا:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 107)

''آپ ﷺ کو ہم نے سارے جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

آپ ﷺ کی حیات ہم سب کے لیے یقیناً نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں بردباری سکھائی، وسیع القلبی سکھائی۔ دین کی دعوت کے حوالے سے جب بھی کسی علاقے میں کام ہوتا ہے تو ایک ایک چیز زد میں آتی ہے۔ چلتے کیسے ہیں؟ لباس کیسے پہنتے ہیں؟ بات کیسے کرتے ہیں؟ رہتے کہاں ہیں؟ کھاتے کیا ہیں؟ جاتے کہاں ہیں؟ آتے کہاں سے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ یعنی ساری activities، ساری مصروفیت پہ نظر جم جاتی ہیں اور دین ہمیں کیا بتاتا ہے؟ یہ دیکھو تم کیا کر رہے ہو؟ اپنی طرف دیکھو کہ آپ کیا کر رہے ہو؟ یہ سب کچھ آپ کی بھی تو ذمہ داری ہے۔ اتنی disinformation پھیلائی جاتی ہے، اتنا پراپیگنڈہ

کیا جاتا ہے کہ

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

جس کی غلطی ہے اس کو بتادو کہ آپ کی یہ غلطی ہے، یہ نہیں ہونا چاہیے۔ غلطی تو کسی سے بھی ہوسکتی ہے۔ اگر دین سے محبت ہے تو آگے بڑھ کے اصلاح کر دیں لیکن کچھ لوگ اصلاح نہیں کرنا چاہتے، بس یہ چاہتے ہیں کہ پراپیگنڈہ کرنے کے لیے کوئی موضوع ملا رہے۔ یہ بات ہے جو اس آیت میں بتائی جارہی ہے کہ اہلِ جہنم یہ کہیں گے:

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَآئِضِينَ (المدثر:45)

''ہم حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بنایا کرتے تھے''۔

اہلِ جنت پوچھ رہے ہیں کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ یہ دوزخ میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ پروپیگنڈہ، تنقید جبکہ ہمیں تو نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا ہے۔ جس بھی فورم پہ ہیں، جس کے اندر جو صلاحیت ہے وہ دین کا کام کرے گا، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ہے جیسے کسی کے دوست کے چہرے پہ کالک لگ جائے تو دوسرا فرد کیا کرتا ہے؟ ٹشو پیپر لیتا ہے اور صاف کر دیتا ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ کسی کی ایک غلطی سے پورے کا پورا سلسلہ ہی غلط ہوگیا، بس یہاں سے تو ہم نے کوئی چیز قبول ہی نہیں کرنی۔ یہاں ربّ العزت بتارہے ہیں کہ دنیا میں جہنم والوں کی خصوصیت تھی کہ وہ آپس میں مل کر باتیں بناتے تھے۔ اسی طرح اہلِ جہنم کہیں گے:

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِينُ (المدثر:47-46)

''اور ہم روزِ جزا کو جھٹلانے والوں میں سے تھے یہاں تک کہ یقینی موت نے ہم کو آلیا''۔

اور پھر ہمیں کسی سفارش کرنے والے کی سفارش نے فائدہ نہ دیا۔ اہلِ دوزخ کے

حوالے سے ربّ العزت نے فرمایا:

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَہَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ لَّعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ (الاعراف:44)

”اور جنت والے دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم نے تو اپنے ربّ کے سارے وعدوں کو ٹھیک پالیا جو ہمارے ربّ نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پالیا جو تمہارے ربّ نے کیے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہاں۔ تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے تھے اور انہیں ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے“۔

جنت کے بارے میں ہم پڑھتے تو ہیں لیکن سوچتے ہیں کہ یونہی جنت میں چلے جائیں گے۔ ربّ العزت نے فرمایا:

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ مَسَّتۡہُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ

(البقرۃ:214)

”کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے؟ ابھی تمہارے پاس ان لوگوں کی مثال نہیں آئی جو تم سے پہلے گزر چکے۔ انہیں مصیبتیں آئیں، تکلیفیں آئیں، ہلا مارے گئے حتیٰ کہ وقت کے رسول پکار اٹھے: کب آئے گی اللہ کی مدد؟ تب انہیں یہ جواب دیا گیا: خبردار رہو! اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے“۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کس کے پاس آتی ہے؟ جو گھر بیٹھے صرف نماز نہیں پڑھتا، جو گھر بیٹھے صرف روزے نہیں رکھتا، یہ کام بھی کرنے کے ہیں لیکن وہ آگے بڑھ کر اللہ کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو جاتا ہے، اللہ کا دین سیکھنے سکھانے والوں میں شامل ہو جاتا ہے، جو اصلاح کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے، جو غلطی دیکھ کر پروپیگنڈہ نہیں کرتا، اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام تو تواصوا بالحق کا حکم دیتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرو، صبر کی تلقین کرو۔ دین ایک ہے۔ جہاں کہیں دنیا میں دین سے محبت رکھنے والے، دین کو پھیلانے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(المائدۃ:2)

”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کریں“۔

ہمارے سامنے criteria تو ربّ العزت نے رکھ دیا۔ میں ایک message دینا چاہتی ہوں کہ جنت کا سفر طے کرنے والے جس راستے سے گزرتے ہیں وہ ایک ہے، صراطِ مستقیم۔ جا تو رہے ہیں، آگے پیچھے ہیں، ساتھ ساتھ چل رہے ہیں، اکٹھے سفر کر رہے ہیں لیکن اس سفر میں ایک دوسرے سے ناراض کیوں ہیں؟ کیوں نہیں ایک دوسرے کا ساتھ دینے والے بن جاتے؟ اگر اس مال، اس قوت، اس صلاحیت، ان سانسوں کو لگا کر، اپنا سب کچھ کُھلا کر جنت جائے تو گھاٹے کا سودا نہیں۔

ہمیں جنت کی تلاش ہے۔

ہمیں جنت جانا ہے۔

ہمیں جنت کی تیاری کرنا ہے۔

آؤ! دعا کرلیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیَاۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے بہترین سوال اور اچھی دعا، اچھی کامیابی، اچھا عمل اور اچھا ثواب، اچھی زندگانی اور اچھی موت مانگتا ہوں اور مجھے (اسلام پر) ثابت قدم رکھ اور میرے اعمال کو وزنی کر اور میرا ایمان ثابت رکھ اور میرے درجات بلند فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطائیں بخش دے اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ وَجَوَامِعَہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْن

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے مانگتا ہوں آغاز بھلائی کے اور اس کی انتہائیں بھی اور جامع بھلائیاں اور بھلائی کا اوّل اور اس کا آخر بھی اور اس کا ظاہر اور اس کا باطن بھی اور جنت کے بلند درجے (الٰہی! قبول فرما)۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَآ اٰتِیْ وَخَیْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَآ اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْن

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْن

اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس چیز میں خیر مانگتا ہوں جو میرے پاس آئے اور جو میں کروں اور جو میرا عمل ہو اور ہر چھپے ہوئے اور ظاہر کے خیر کا بھی۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ تو میرے ذکر کو بلند کردے، میرے گناہوں کا بوجھ اتار دے، میرے حال کی اصلاح کردے، میرے دل کو پاک کردے، میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ، میرے دل کو منور کردے، میرے گناہ بخش دے اور جنت کے بلند درجوں کا سوال کرتا ہوں (الٰہی! قبول فرما)۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ فِیْ نَفْسِیْ وَفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْۤ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ آمِیْن (حاکم:1/520)

اے اللہ! بے شک میں مانگتا ہوں تجھ سے کہ تو برکت دے میرے نفس میں اور میری سماعت میں اور میری نگاہ میں اور میری روح میں اور میری تخلیق میں اور میرے اَخلاق میں اور میرے اہل وعیال میں اور میری زندگی میں اور میرے مرنے میں اور میرے عمل میں اور تو قبول فرما میری نیکیاں اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں (الٰہی! قبول فرما)''۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ (مَا اسْتَعَاذَ بِکَ) (مِنْہُ) عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ

عَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا (ابن ماجه: 1264/2، احمد: 134/6)

''اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائیاں، جلد ملنے والی (دنیا کی) اور دیر سے ملنے والی (آخرت کی)، ان میں سے جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا اور تیری پناہ مانگتا ہوں جلد ملنے والی (دنیا کی) اور دیر سے ملنے والی (آخرت کی) تمام برائیوں سے جن کو میں ان میں سے جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور نبی (محمد ﷺ) نے کیا اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی (محمد ﷺ) پناہ مانگتے رہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور قول وعمل میں سے اس چیز کا جو جنت کے قریب کردے اور میں تجھ سے ہر اس فیصلے کا سوال کرتا ہوں جسے تو نے میری بھلائی کے لیے کیا ہے''۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (الحاکم: 525/1)

''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب کا، تیری بخشش کے سامان کا، حصہ ہر نیکی کا، ہر (قسم کے) شر سے سلامتی کا، جنت کی کامیابی کا اور آگ سے نجات کا''۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ

ﷺ فِیْ اَعْلٰی جَنَّۃِ الْخُلْدِ (ابن حبان 2436/604)

''اے اللہ! میں تجھ سے کبھی نہ پھرنے والے ایمان کا سوال کرتا ہوں اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو اور جنتِ خلد کے اعلیٰ درجوں میں محمد ﷺ کی رفاقت کا''۔

(سی ڈی سے تدوین)